# فنِ تعلیم اور نفسیات

## A Text book of Pedagogy Psycology



**SECOND EDITION**

اکمل نعیم صدیقی

نفسیات

معلمی کے میدان میں اترنے سے پہلے ایک استاد کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ دیگر علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ تعلیمی نفسیات کا مطالعہ بھی کریں ۔ اس کتاب میں تعلیمی نفسیات کے تمام پہلوؤں جیسے تدریس و اکتساب میں نفسیات کا استعمال اور اسکی اہمیت، نشونماء کے مختلف اصول، تدریس و اکتساب کے اصول ، ذہنی صحت ، مایوسی، توازن اور تصادم کے علاوہ جدید تکنیک جیسے کمپیوٹر، ملٹی میڈیا، انٹرنیٹ، انفورمیشن اینڈ کمیونکیشن تکنیک، تدریسی معاون اشیاء وغیرہ کی تعریف اور فنِ تعلیم میں ان کی اہمیت اور استعمال کی مہارتوں سے بحث کی گئی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب ملک کے مختلف اداروں میں زیر تعلیم طلباء کے علاوہ اساتذہ کی تقرری کے لئے منعقد کئے جانے والے مسابقتی امتحانات کی تیاری میں مشغول طلباء کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔ انشااللہ

**AHMAR KAREM PUBLICATION,**
**PARTAP NAGAR, JODHPUR (RAJ.)**
**MO. 9413844624**

# فہرست مضامین

## چوتھا باب ذہنی تندرستی کا تصوّر [41]

# پیش لفظ

تعلیم کا مقصد صرف علمی مواد اور اطلاعات کو طالب علم تک پہنچانا نہیں ہے بلکہ اس کی تمام تر جسمانی، عقلی، فطری اور اخلاقی صلاحیتوں کی نشونما کرنا اور ساتھ ہی ساتھ طلبا کی تعلیمی اور حرفتی رہنمائی کرنا بھی ہے۔یعنی تعلیم و تدریس کا دائرہ عمل اس کے مقاصد کی وجہ سے اب بہت وسیع ہو گیا ہے لہٰذا استاد کی ذمہ داری میں بھی حد درجہ اضافہ ہو گیا ہے۔ان تمام مقاصد کے حصول کی خاطر مدرس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اسے طالب علم کی ذہنی، جسمانی، فطری، عقلی اور وراثتی صلاحیتوں کا علم ہو، تدریس و اکتساب کے جدید اور موثّر طریقوں پر مہارت حاصل ہو، تدریسی معاون اشیاء اور مواصلات و اطلاع کے ذرائع کو تدریس میں استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل ہو اور اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی صحیح رہنمائی کی بھی قدرت رکھتا ہو۔

مندرجہ بالا تمام اوصاف اور صلاحیتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ مدرس تعلیمی نفسیات کا مطالعہ کریں۔اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مدرسین کے تربیتی لائحہ کار میں، تربیتی اداروں نے، اسے نصاب میں شامل کیا ہے تا کہ جب مدرس معلمی کے میدان میں قدم رکھیں تو اس اہم مضمون سے ایک کامیاب مدرس کی حیثیت سے استفادہ کر سکیں۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ جدید دور میں اس موضوع کی اعلیٰ قسم کی کتابیں جو داخل نصاب ہیں انگریزی یا ہندی زبان میں ہی دستیاب ہیں لہٰذا اردو داں طلبہ کے لئے ان سے استفادہ کرنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ ایک تو موضوع کی پیچیدگی اور پھر ان کتابوں کی زبان کا بلند معیار اصل مضمون کی تفہیم میں بڑی رکاوٹیں حائل کرتا ہے۔

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔اس کتاب میں نصاب سے متعلق تمام مواد کو بہت ہی سہل اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے اور اس تمام غیر ضروری مواد سے اعراض کیا گیا ہے جس کا مقصد صرف کتاب کو ضخیم بنانا ہوتا ہے۔کتاب میں جدید تکنالوجی جیسے کمپیوٹر، ملٹی میڈیا، انٹرنیٹ، ویب، اور مواصلات و اطلاع کی مدد سے تدریس و

اکتساب کو بھی شامل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ دماغی صحت کے اصول، تعلیمی اور حرفتی رہنمائی کو بھی اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔اردوں اصطلاحات کے ساتھ ہی مروجہ انگریزی اصطلاحات بھی پیش کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اس کتاب کی تالیف میں تعلیمی نفسیات سے متعلق تمام اردو کتب کے علاوہ انگریزی اور ہندی کی مستند کتابوں کی مدد لی گئی ہے۔کتاب مختلف کالجوں اور یونی ورسٹیوں کی نصابی ضروریات کے ساتھ ساتھ مسابقتی امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے مفید ثابت ہوگی اس کا ہمیں یقین ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ کوشش طلباء اور اساتذہ کی نظر میں پذیرائی حاصل کرے گی۔ کتاب کو مزید مفید بنانے کے لئے آپ کے مشوروں کا خیر مقدم ہے۔

**اکمل نعیم صدیقی**
**جودھپور، راجستھان**
موبائل 9413844624
vedandquraan@gmail.com
www.akmaleduworld.com
akmal-articles.blogspot.com
youtube channel : akmal urdu rehnuma

پہلا باب

# تدریس واکتساب میں نفسیات کی اہمیت

# IMPORTANCE OF PSYCHOLOGY IN TEACHING LEARNING

## نفسیات

لفظ PSYCHOLOGY میں PSYCH کے معنیٰ **روح** اور LOGOS کے معنیٰ **مطالعہ کے ہیں** یعنی ''روح کا مطالعہ'' یا ''نفس کا مطالعہ''۔ روح کے وجود اور ماہیت کے بارے میں اطمینان بخش ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اسے دماغ کا مطالعہ کہا گیا۔ مگر دماغ کے وجود اور ماہیت کے بارے میں بھی اطمینان بخش ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اسے مطالعہ شعور (Study of concious) مانا گیا مگر اس طرح نفسیات کا مطالعہ محض ان انسانی افعال تک ہی محدود ہو کر رہ گیا جو ہمارے شعور میں ہیں۔ غیر شعوری (نینداور بیہوشی) اور لاشعوری (بھولنا اور خواب) حالتیں اور افعال اس زمرے میں نہیں آتے اور یہ حقیقت ہے کہ ان غیر شعوری اور لاشوعری محرکات کا انسانی زندگی میں شعور سے بھی زیادہ اہم مقام ہے۔ ہمارے بیشتر افعال **(Activities)**، کردار **(Behaviour)** اور **شخصیت (Personality)** بڑی حد تک لاشعوری کیفیات سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے جدید دور کے ماہر نفسیات نے اس کو **مطالعہ انسانی کردار** کی حیثیت سے پیش کیا۔ کردار میں انسان کی شعوری، غیر شعوری اور لاشعوری حالتیں اور افعال شامل ہیں۔ نفسیات کی اس تعریف میں انسانی کردار کے تمام پہلو آ جاتے ہیں۔

## نفسیات کی تعریفیں مختلف ماہر نفسیات کی نظر میں

DEFINITIONS OF PSYCHOLOGY

Skinner : نفسیات، کردار اور تجربات کا مطالعہ ہے۔

Garrioson & others : نفسیات کا تعلق براہ راست انسانی کردار اور عادات سے ہے۔

Crow & Crow : نفسیات انسانی کردار اور انسانی تعلقات کا مطالعہ ہے۔

Mann : جدید نفسیات کا تعلق کردار کی سائنسی معلومات سے ہے۔

Boring, Weld & Leingfield : نفسیات انسانی کردار کا مطالعہ ہے۔

Woodsworth : نفسیات ماحول کے زیر اثر انسانوں کے باہمی تعلقات اور کردار کا سائنسی مطالعہ ہے۔

James : نفسیات کی صحیح تعریف شعور کا بیان اور اسکی تشریح ہے۔

مندرجہ بالا تعریفوں کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ نفسیات انسانوں کی جسمانی، اعصابی، شعوری، غیر شعوری اور لاشعوری حالتوں کا مطالعہ ہے۔

## نفسیات کی خصوصیات

۱۔ انسانی نفسیات شعوری اور لاشعوری حالتوں کا مطالعہ ہے۔

۲۔ انسانوں اور حیوانوں کے کردار (Behaviour) کا مطالعہ ہے۔

۳۔ انسان اور ماحول کے مابین ہونے والے معاملات کی سائنس ہے۔

۴۔ انسانی کردار کا تمام تر کاروبار انسان کے جسمانی اور اعصابی نظام پر ہے اس لئے مختلف اعضاء کے افعال اور انسانی حواس (Senses) کا مطالعہ بھی نفسیات کا اہم جز ہے۔

۵۔ انسانی جذبات، احساسات، مشاہدات اور محرکات کا مطالعہ ہے۔

## نفسیات کی مختلف شاخیں

BRANCHES OF PSYCHOLOGY

| | |
|---|---|
| ۱۔ نفسیات اطفال | ۵۔ صنعتی نفسیات |
| ۲۔ نفسیات سماج | ۶۔ تعلیمی نفسیات |
| ۳۔ نفسیات اختلال | ۷۔ تجرباتی نفسیات |
| ۴۔ طبی نفسیات | ۷۔ حیوانی نفسیات |
| ۱۰ ۔ انسانی نفسیات | ۱۱۔ نفسیات محرکات جسمانی |

## نفسیات کی اہمیت

IMPORTANCE OF PSYCHOLOGY

تعلیمی نفسیات سے بچّوں کی نشونما، صلاحیتوں، دلچسپیوں اور ذہانت کے بارے میں حاصل معلومات کی مدد سے تدریس زیادہ موثر اور بامقصد بنائی جاسکتی ہے۔ بچّوں کی غور وفکر اور تخیّل کی صلاحیتوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

## تعلیمی نفسیات

EDUCATIONAL PSYCHOLOGY

تعلیمی نفسیات علم نفسیات کی شاخ ہے جو تعلیم کے متعلق تمام عناصر کا نفسیاتی مطالعہ کرتی ہے۔ یہ علم ان تمام تغیرّ ات کا جائزہ لیتا ہے جو فرد کی نشونما کے مختلف مدارج میں رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یہ علم ان سب عناصر کا مطالعہ کرتا ہے جو انسان کی تعلیم کے عمل کو فروغ دیتے ہیں یا اس کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ماہر نفسیات تجربوں اور مشاہدات کی بنا پر چند باضابطہ اصول اور قوانین تشکیل کرتا ہے یہ قوانین اور اصول درس وتدریس میں عملی طور پر بہت سودمند ثابت ہوتے ہیں۔

# تعلیمی نفسیات کی تعریفیں

DEFINITIONS OF EDUCATIONAL PSYCHOLOGY

۱۔ **ٹیلفورڈ:** تعلیمی نفسیات کا تعلق سیکھنے سے ہے۔

۲۔ **اسکنر:** تعلیمی نفسیات کے تحت تعلیم سے متعلق مکمل کردار اور شخصیت آ جاتے ہیں۔

۳۔ **کرو اینڈ کرو:** تعلیمی نفسیات انسان کی پیدائش سے بڑھاپے تک کے سیکھنے کے تجربات کا بیان اور اس کی تشریح ہے۔

۴۔ **ایلس کرو:** سائنسی تجربات کی بنا پر، درس و تدریس کو متاثر کرنے والے محرکات کو پیش کرنا تعلیمی نفسیات ہے۔

# تعلیمی نفسیات کے مقاصد

OBJECTIVES OF EDUCATIONAL PSYCHOLOGY

۱۔ انسانی برتاؤ کی روشنی میں تعلیم کے مقاصد مرتب کرنا، نصاب اور طریق تعلیم کو بہتر بنانا۔

۲۔ بچّوں کو سیکھنے کے عمل میں مدد دینا۔

۳۔ استاد کو بچّوں کی فطرت کو سمجھنے میں مدد دینا۔

۴۔ معاشرتی تعلقات کی نوعیت اور ان کے اثرات کو سمجھنے میں مدد دینا۔

۵۔ ایسی معلومات بہم پہنچانا جن کے ذریعہ تعلیم کے نفسیاتی مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے اور تعلیم کو زیادہ موثر بنایا جا سکے۔

۶۔ بچّے کی جسمانی اور ذہنی نشو نما کے مختلف مدارج کا مطالعہ کرنا۔

گیٔرسن کے مطابق تعلیمی نفسیات کے مقاصد ہیں کردار کا علم، پیشین گوئی اور کنٹرول۔

اسکنر نے تعلیمی نفسیات کے مقاصد کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) عمومی مقاصد　　　(۲) خصوصی مقاصد

**عمومی مقاصد:** عمومی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تدریسی طریقہ کار میں سدھار ۲۔ تعلیمی مقاصد کا تعین

۳۔ اصولوں کی کھوج باضابطہ تجربات کے ذریعہ

۴۔ تدریس میں مدد فراہم کرنا

**خصوصی مقاصد** : مدرس کو طالب علم کے کردار کی وضاحت کرنے کے لئے ضروری معلومات اوراصول فراہم کرنا۔

## اسکنر کے مطابق تعلیمی نفسیات کی خصوصیات

۱۔ تعلیمی نفسیات تجربات اور مشاہدات پر مبنی اصولوں کا مرکّب ہے۔

۲۔ تعلیمی نفسیات کا مرکز انسانی کردار ہے۔

۳۔ تعلیمی نفسیات کی بنیاد پر کئے گئے تجربات و مشاہدات کو باضابطہ اصول اور قانون میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ تعلیمی نفسیات تعلیمی رکاوٹوں اور خامیوں کو دور کرنے کے لئے اصول اور ضوابط بناتی ہے۔

۵۔ بچّوں کی شخصیت میں سدھار

# تعلیمی نفسیات کا دائرہ عمل

(SCOPE OF EDUCATIONAL PSYCHLOGY)

۱۔ تعلیمی نفسیات انسان کے ان تجربات اور برتاؤ سے بحث کرتی ہے جو روزمرہ کی زندگی میں پیش آتے ہیں۔

۲۔ تعلیمی نفسیات کی مدد سے بچے کی نشوونما میں تسلسل رکھنے میں مدد ملتی ہے اور ایک متناسب شخصیت کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔

۳۔ تعلیمی نفسیات کی مدد سے بچے کی فطرت اور فطری صلاحیتوں کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

۴۔ تعلیمی نفسیات اور اصول تعلیم میں بہت گہرا تعلق ہے۔

۵۔ تعلیمی نفسیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ تعلیم کے مقاصد کا حصول کس طرح کیا جا سکتا ہے، سیکھنے میں کیا چیز مدد دیتی ہے اور بچے کے کردار کی تربیت میں کن اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

۶۔ تعلیمی نفسیات سے ہمیں اکتساب کے اصولوں کا علم حاصل ہوتا ہے اور یہ علم درس و تدریس میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۷۔ تعلیمی نفسیات سے ہمیں بچوں کی نشونماء، صلاحیتوں، دلچسپیوں اور ذہانت کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوتی ہیں ان کی مدد سے تدریس زیادہ موثر بنائی جاسکتی ہے۔

۸۔ تعلیمی نفسیات سے ہمیں بچوں کی غوروفکر اور تخیل کی صلاحیتوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

دوسرا باب

# سیکھنے والے کی نشو نما

DEVELOPMENT OF LEARNER

## نشو نما کے اصول اور خصوصیات

تعلیمی نفسیات کا سب سے اہم کام شخصیت کی نشونماء میں مدد دینا ہے اور تعلیم کا بھی اہم مقصد طالب علم کی مکمّل نشونماء کرنا ہے۔نشونماء کی مختلف قسمیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ شعوری نشونما ۲۔ اقتصادی نشونما

۳۔ جسمانی نشونما ۴۔ مذہبی نشونما

۵۔ لسانی نشونما ۶۔ کاروباری نشونما

## نشو نما کے اصول

PRINIPLES OF DEVELOPMENT

۱۔**نشونماء کی رفتار میں فرق** : نشونماء کی رفتار شروعاتی مدارج میں تیز ہوتی ہے۔ شیرخوارگی کے بعد یہ رفتار سست ہوجاتی ہے مگر لڑکپن میں تیز ہوجاتی ہے۔

۲۔ **شخصی اختلافات** : سبھی بچّوں کی ذہنی اور جسمانی نشونماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔یہ اختلاف قدرتی طور پر ورثے میں ملتا ہے۔

۳۔ **مسلسل نشونما:** نشونماء ایک مسلسل عمل ہے جو ماں کے حاملہ ہونے سے لیکر تولد

اور پھر موت تک جاری رہتا ہے۔اس کی رفتار کبھی تیز اور کبھی تند ہوسکتی ہے۔

۴۔ **نشونما کا تعلق نسل سے ہے** : شخصی اختلاف کے باوجود انسان میں نشونما تقریباً ایک ہی طریقہ پر ہوتی ہے حالانکہ ہر انسان اور حیوان کی نشونما اس کی اپنی نسل یا ذات کے مطابق ہی ہوتی ہے۔

۵۔ **باہمی تعلق** : بچّوں کی جسمانی نشونما میں بدلاؤ کے ساتھ ساتھ ان کے خیالات، کردار، خواہشات اور نفسیات میں بھی بتدریج بدلاؤ ہوتا ہے۔مختلف صلاحیتوں کی نشونما ایک تدریجی عمل ہے۔

۶۔ **ورثے اور بیرونی ماحول کا اثر** : نشونماء میں وراثت اور بیرونی ماحول کا بھی اثر پڑتا ہے۔

۷۔ مختلف صلاحیتوں کی نشونما کا ایک وقت معیّن ہے۔کچھ بچّوں میں مختلف صلاحیتیں دیر سے ابھرتی ہیں اور کچھ بچّوں میں جلدی۔

۸۔ جسمانی نشونماء سلسلہ وار ہوتی ہے۔

۹۔ مختلف بچّوں کی نشونماء میں انفرادی اختلافات ہوتے ہیں۔

۱۰۔ لڑکیوں کی نشونما، لڑکوں کے مقابلہ زیادہ تیزی سے ہوتی ہے۔

۱۱۔ نشونما کے ساتھ ساتھ بچّے کے برتاؤ، سیرت اور شخصیت میں تبدیلی آتی ہے۔

## نشونما کے مختلف مدارج

STAGES OF DEVELOPMENT

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ **شیر خوارگی** | ۔ | پیدائش سے 5 یا 6 برس کی عمر تک |
| ۲۔ **بچپن** | ۔ | یا 6 برس سے 12 برس کی عمر تک |
| ۳۔ **لڑکپن اور سن بلوغت** | ۔ | 12 سے 18 یا 20 برس کی عمر تک |
| ۴۔ **بلوغت** | ۔ | 19 سے 20 سال اور آگے |

## نشونماء کے مختلف پہلو

ASPECTS OF DEVELOPMENT

بچّے کی عمر کے مختلف مدارج میں مخصوص پہلوؤں کی نشونما ہوتی ہے جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

۱۔**جسمانی نشونما** : لمبائی، وزن، اعضاء کی نشونما

۲۔**ذہنی نشونما**: ذہن، عقل، تخیّل، ادراک کی نشونما

۳۔**معاشرتی نشونما**: معاشرے کی اہمیت، معیار و اقدار اور اس سے مطابقت

۴۔**جذباتی نشونما**: احساسات، جذبات، خیالات، رجحانات اور عادات کی نشونما

## کول کے مطابق نشونما کے مختلف مدارج

STAGES OF DEVELOPMENT ACCORDING TO KAUL

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ شیرخوارگی | -- | پیدائش سے ۲ برس کی عمر تک |
| ۲۔ شروعاتی بچپن | -- | ۲ سے ۵ سال تک |
| ۳۔ بچپن کا عروج | -- | ۶ سے ۹ سال تک |
| ۴۔ اخیر بچپن | -- | ۱۰ سے ۱۲ برس کی عمر تک |
| ۵۔ شروعاتی لڑکپن | -- | ۱۲ سے ۱۴ برس کی عمر تک |
| ۶۔ لڑکپن کا عروج | -- | ۱۵ سے ۱۸ برس کی عمر تک |
| ۷۔ اخیر لڑکپن اور بلوغت | -- | ۱۹ سے ۲۰ سال |
| ۸۔ شروعاتی ادھیڑ عمر | -- | ۲۱ سے ۳۴ سال |
| ۹۔ ادھیڑ عمر کا عروج | -- | ۳۵ سے ۴۹ سال |
| ۱۰۔ اخیر ادھیڑ عمر | -- | ۵۰ سے ۶۴ سال |
| ۱۱۔ شروعاتی بڑھاپا | -- | ۶۵ سے ۷۴ سال |
| ۱۲۔ بڑھاپا | -- | ۷۵ سے آگے |

# لڑکپن یا بلوغ

ADOLESCENCE

12 سے 18 یا 20 سال تک کی عمر کا زمانہ لڑکپن کہلاتا ہے۔ یہ زمانہ بچپن اور جوانی کے درمیان کا زمانہ ہے۔ اس زمانے میں بچّے میں جسمانی، دماغی اور جذباتی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

# لڑکپن میں جسمانی نشونما

PHYSICAL DEVELOPMENT IN ADOLESCENCE

16 برس کی عمر تک جسمانی نشونما عموماً مکمل ہو جاتی ہے۔ کرو ایند کرو نے اس دور کی تبدیلیوں کو یوں بیان کیا ہے۔

۱۔ وزن : لڑکے اور لڑکیوں کے وزن میں فرق پایا جاتا ہے۔

۲۔ آواز : لڑکوں کی آواز میں بھاری پن۔

۳۔ اونچائی : لڑکیاں 16 اور لڑکے 18 برس کی عمر تک بڑھتے ہیں۔

۴۔ دماغ : 16 سال کی عمر تک دماغ کی نشونما مکمل ہو جاتی ہے۔

۵۔ بال : جسم کے مختلف حصوں پر بال آنا۔

۶۔ ہڈّیاں : ہڈّیوں کی نشونماء مکمل ہو جاتی ہے اور ہڈّیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

۷۔ دانت: دودھ کے دانت کی جگہ نئے دانت آجاتے ہیں۔ عقل داڑھ بھی آجاتی ہے۔

۸۔ جنسی اعضا مکمل ہو جاتے ہیں۔

۹۔ دل کی دھڑکن کم ہو کر 72 ہو جاتی ہے۔ اور پٹھّوں کی نشونما مکمل ہو جاتی ہے۔

# لڑکپن میں ذہنی نشونما

MENTAL DEVELOPMENT IN ADOLESCENC

ذہنی نشونما کے اعتبار سے یہ زمانہ اہم ہے۔اس عمر کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بچّوں میں اخلاقیات کی سمجھ پیدا ہے جاتی ہے اور وہ اس سے متعلق سوالات کرنے لگتے ہیں۔

۲۔ دماغ مکمل ہوجاتا ہے۔ہارمون کے مطابق 15 سال کی عمر میں دماغ کی نشونما مکمل ہو جاتی ہے۔جونس اینڈ کونارک کے مطابق 16 سال کی عمر میں دماغ کی نشونما مکمل ہوجاتی ہے جبکہ اسپئر مین نے 14 سے 16 سال کی عمر میں مانا ہے۔

۳۔ قوت تخیل کافی بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ کچھ بچوں میں ادبی رحجانات، کچھ میں حساب، اور کچھ میں جغرافیہ وغیرہ میں دلچسپی پیدا ہوجاتی ہے۔

۵۔ ذہنی آزادی پیدا ہوجاتی ہے اور بچّہ معاشرے کی بندشوں، رسم ورواجوں اور بوسیدہ خیالات وروایات سے آزاد ہونا چاہتا ہے۔

۶۔ بچّوں میں سوچنے، سمجھنے اور مشکلات کا حل نکالنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔

۷۔ اپنی شخصیت کی فکر کا تصوّر پیدا ہوجاتا ہے۔بچّہ اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے اور ماحول کے تاثر سے اس کے کردار میں تبدیلی پیدا ہے جاتی ہے۔

۸۔ معاشرے کے دوسرے لوگوں سے میل جول اور تعلّقات بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

۹۔ لڑکے اور لڑکیوں مین مختلف ۔مختلف قسم کی دلچسپیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

۱۰۔ ذہنی نشونما کی صلاحیتیں جیسے سوچنا، سمجھنا، فرق کرنا، خیال کرنا وغیرہ پیدا ہوجاتی ہیں۔

# لڑکپن میں معاشرتی نشونما

SOCIAL DEVELOPMENT IN ADOLESCENCE

معاشرتی نشونماء کے لحاظ سے بھی لڑکپن کا یہ زمانہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

معاشرتی نشونماء کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ لڑکے لڑکیوں میں باہمی کشش اس دور کی سب سے بڑی خاصیت ہے۔اسی لئے مخالف جنس کو متوجّہ کرنے کی غرض سے بناؤ سنگار، ساج سجاوٹ اور صاف صفائی پر خاص دھیان دیا جاتا ہے۔

۲۔ لڑکے لڑکیوں میں موسیقی، سنیما اور سیر وتفریح کا شوق اور اس کے حصول کے لئے ہم مزاج دوستوں کے گروپ بنانے کی عادت پائی جاتی ہے۔

۳۔ بچّہ اپنے مستقبل کے لئے فکر مند رہتا ہے۔

۴۔ اپنے دوستوں، گروپ اور مثالی ( آیڈ یل ) شخصیات کے لئے شدید محبّت اور لگاؤ ہوتا ہے۔

۵۔ اپنا آیڈ یل چنتا ہے اور اسی کی طرح اپنے کردار کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔

۶۔ ماں باپ سے اختلاف رہتا ہے۔

۷۔ گروپ میں رہنے سے بچوں میں ہمدردی، لیڈرشپ، جوش اور اخوت وغیرہ جیسی خصوصیات کی نشونما ہوتی ہے۔

# لڑکپن میں جذبات کی نشونما

EMOTIONAL DEVELOPMENT IN ADOLESCENCE

لڑکپن میں جذبات کی نشونما کی خصوصیات درجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بچّے میں غصّہ، محبت، ہمدردی، خداترسی جیسے جذبات اس کی ذات میں پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ان جذبات کو محسوس اور کنٹرول کرنے لگتا ہے۔

۲۔ معاشرے میں خود کو متذبذب پاتا ہے۔ اس کا ذہن آزادی اور خودمختاری چاہتا ہے۔ ماں باپ سے کشیدگی رہتی ہے۔

۳۔ جنسی جذبات کا غلبہ رہتا ہے۔

۴۔ کردار میں اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ایک جیسے حالات میں بھی الگ الگ طرح سے برتاؤ کرتا ہے۔

۵۔ اس عمر میں بچّہ اپنی جسمانی حالت، صحت وتندرستی، عزت، دولت، تعلیم، نوکری، سماجی کامیابیاں اور اپنی خامیوں کے متعلق فکرمند رہتا ہے۔

۶۔ اخلاقی معیار بلند ہوتا ہے۔ انصاف، ہمدردی، سچ، اور صلہ رحمی کو توجّہ دیتا ہے۔

۷۔ یہ مذہبی بیداری کا زمانہ ہے مگر مذہب کو دلائل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔

۸۔ بچّوں میں اکیلے رہنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

## لڑکپن میں اخلاقی کی نشونما

MORAL DEVELOPMENT IN ADOLESCENCE

۱۔ بچّوں میں محنت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ مذہب کی طرف رغبت ہوتی ہے۔

۳۔ سچائی، ایمانداری وغیرہ سے رغبت ہوتی ہے۔

۴۔ سمجھداری اور مزاج، مزاج میں پایا جاتا ہے۔

۵۔ خودمختاری کی عادت ہوتی ہے۔

۶۔ اخلاقی قدروں کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

## لڑکپن کی نشونما میں اثر پذیر ہونے والے عناصر

FACTORS AFFECTING IN THE DEVELOPMENT OF ADOLESCENT

لڑکپن کی نشونماء پر اثر انداز ہونے والے عناصر درجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ماحول : اچھا ماحول اور صحت مندانہ آب و ہوا میں بچّے کا ذہن اور جسمانی اعضا کی نشونما اچھّی ہوتی ہے۔

۲۔ ورثہ : ورثے (Heredity) کا بہت اثر بچّے کی مکمل نشونما پر ہوتا ہے۔

۳۔ اچھّا کھانا : اچھّا کھانا جسمانی اور دماغی صحت کو بہت حد تک متاثّر کرتا ہے۔

۴۔ کھیل اور کثرت : کھیل اور کثرت جسمانی اور دماغی صحت کو بہت حد تک متاثّر کرتے ہیں۔

۵۔ ماں باپ کی محبت : ماں باپ کی محبت کا بچّے کی جسمانی، دماغی، جذباتی اور اخلاقی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

۶۔ ماں باپ کی مالی حالت : ماں باپ کی مالی حالت کا بچّے کی جسمانی، دماغی، جذباتی اور اخلاقی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

۷۔ استاد کی شخصیت : استاد کی شخصیت کا بچّے کی دماغی، جذباتی اور اخلاقی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

۸۔ اسکول کا ماحول : اسکول کا ماحول کا بچّے کی دماغی، جذباتی اور اخلاقی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

۹۔ سماج کا ماحول : سماج کے ماحول کا بچّے کی دماغی، جذباتی اور اخلاقی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

تیسرا باب

# تدریس اور اکتساب

TEACHING LEARNING

تعلیمی نفسیات کا تعلق تدریس اور اکتساب دونوں سے ہے۔ یہ دونوں کام ایک ساتھ چلتے ہیں۔ استاد کا کام سکھانا اور بچّے کا کام سیکھنا ہوتا ہے۔ ماہرِ نفسیات نے مختلف جانوروں جیسے کتّے، بلّی، کبوتر اور چمپانجی وغیرہ پر تجربات کے ذریعہ تدریس اور اکتساب کے کچھ اصول اور ضوابط طے کئے ہیں۔

## اکتساب کے اصول

LEARNING PRINCIPLE

رابرٹ گینے نے اکتساب کے 18 صول طے کئے جو کہ مختلف سائنسدانوں کے تجربات اور مشاہدات پر مبنی ہیں۔ یہ اصول درجِ ذیل ہیں۔

ا۔ **اشارے کے ذریعہ اکتساب کا اصول:** اس اصول کے مطابق انسان جوابی حرکات (Reaction) کو کسی محرّک (Stimulus) سے مربوط کر کے سیکھتے ہیں۔ یہ اصول **پاؤلاؤ** کے تجربہ سے اخذ کیا گیا ہے جس میں کتّے کے ذہن کو کھانے اور گھنٹی سے مربوط کیا گیا۔ چھوٹے بچّوں کو حروف کی تدریس کرانے میں اس اصول کے تحت، حرف کو کسی تصویر سے مربوط کر کے سکھایا جاتا ہے۔ جیسے **ا** سے **انڈا** وغیرہ

**۲۔ محرّک اور جوابی حرکت** (STIMULUS RESPONSE) **کے ذریعہ اکتساب کا اصول:** یہ اسکنر کے محرک مسلسل جوابی حرکت اصول اور تھارنڈائک کے غلطی اور کوشش کے ذریعہ سیکھنے کے اصول سے متعلق ہے۔ یادداشت پر مبنی تدریس اسی اصول پر منحصر ہے۔

**۳۔ تسلسلِ مواد کے ذریعہ اکتساب کا اصول:** اسکنر اور گلبرٹ نے اس اصول کو پیش کیا۔اس اصول کے تحت مدرس تدریسی مواد کو ایک تسلسل (SEQUENCE) میں پیش کرتا ہے۔ یہ تسلسل معروف سے غیر معروف کی طرف اور سہل سے مشکل کی اور اصول کو ذہن میں رکھ کر کیا جاتا ہے۔

**۴۔ الفاظ کے باہمی رابطے اور تعلق کے ذریعہ اکتساب کا اصول** VERBAL ASSOSIATION: الفاظ کو سلسلہ وار سکھایا جاتا ہے۔زبان کی تدریس میں یہ اصول اہم ہے۔اس میں پہلے سے سیکھے گئے الفاظ کی بنیاد پر آگے تدریس کروائی جاتی ہے۔**انڈر ورلڈ** نے اسے بہت اہمیت دی ہے۔

**۵۔ تفریق کے ذریعہ اکتساب کا اصول:** LEARNINGTHROUGH DIFFERENE: **پوسٹمین** نے اس کی وضاحت کی ہے۔تفریق کی مدد سے، مختلف محرکات کا استعمال کرتے ہوئے درس وتدریس اسی اصول کے تحت کی جاتی ہے۔

**۶۔ تصوّر کے ذریعہ اکتساب کا اصول:** LEARNING THROUGH IMAGINATION **کینڈلر** نے اس طریقہ کی اہمیت بیان کی ہے۔اس طرح کے درس کی لئے تفریق کا طریقہ کار ضروری ہوتا ہے۔

**۷۔ بنیادی اکتساب :** بچّے کے کردار BEHAVIOUR کو اس طرح کنٹرول کیا جاتا ہے کہ بچّے سکھائے جارہے اصول کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوجائیں۔ اس کے لئے تصوّر کے ذریعہ تدریس کی ضرورت ہوتی ہے۔

**۸۔ دشواری کے حل کے ذریعہ اکتساب کا اصول** LEARNING THROUGH PROBLEM SOLVING : اس اصول کے مطابق طالبِ علم کے سامنے دشواری پیش کی جاتی ہے۔اس دشواری کو حل کرتے ہوئے بچہ کسی اصول کی جانکاری حاصل کرتا ہے۔پھر اسے، بنیادی تدریس کے ذریعہ، اس اصول کو یاد کروایا جاتا ہے۔

# سیکھنے کے اصول۔ جدید تحقیقات

LEARNING PRINCIPLES

سیکھنا یعنی اکتساب کے کچھ اصول، ماہرِ نفسیات نے اپنے تجربات کی بنیاد پر پیش کئے ہیں۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

## جوابی حرکت میں ایک تغیّر پذیر تعلق کے ذریعہ سیکھنا

LEARNING BY CNDITIONING OF RESPONSES

سیکھنے کا یہ نظریہ بہت پرانے نفسیاتی نظریہ **باہمی رابطہ** سے ماخوذ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم **جوابی حرکات** (Reactions/responses) کو کسی **محرّک** (Stimulus) سے مربوط کر کے سیکھتے ہیں۔ مثلاً باہر جانے سے پہلے اگر ہم آسمان میں بادل دیکھ لیتے ہیں تو برساتی ساتھ لیکر نکلتے ہیں۔ یہ نظریہ **Povlov** نے نئے طریقہ سے، اپنے تجربات کی بنیاد پر واپس پیش کیا جسے CONDITIONING OF RESPONSES کہا گیا۔

**Povlov** نے اپنے تجربات کتّے پر کئے۔ کتّے کو کھانا دیتے وقت ایک گھنٹی بجائی جاتی تھی۔ کھانے کو دیکھ کر کتّے کے منھ سے لار نکلنی شروع ہو جاتی تھی۔ کھانا دیتے وقت گھنٹی بجانے کے عمل کو جاری رکھا گیا اور کچھ دنوں بعد مشاہدہ کرنے پر دیکھا گیا کہ صرف گھنٹی بجانے پر بھی کتّے کے منھ سے لار نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ لار ٹپکنے کی جوابی حرکت گھنٹی کی آواز سے مربوط ہو گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جوابی حرکات کو کسی محرّک کے ذریعہ کنٹرول یا تغیّر پذیر کیا جا سکتا ہے دوسرے الفاظ میں اسے سیکھنا کہتے ہیں۔ اس نظریہ کا نام بعد میں تھارنڈائک نے **حرکات اور محرّک کی علم نفسیات** RESPONSE PSYCOLOGY STIMULOUS رکھا۔

## کوشش اور غلطی کے ذریعہ سیکھنا
LEARNING THROUGH TRIAL & ERRORS

20ویں صدی کے شروع میں **Thorndaik** نے جانوروں کے برتاؤ کے بارے میں کئی تجربات کئے۔ اس نے بھوکے جانوروں کو ایک پنجرے میں بند کیا اور ان کا کھانا پنجرے کے باہر رکھ کر پنجرا بند کر دیا۔ جانوروں نے اس غذا کو حاصل کرنے کے لئے مسلسل کوشش کی اور آخر کار پنجرے کا دروازہ کھولنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اس عمل کو کئی بار کرنے پر مسلسل غلطیوں کی تعداد کم ہوتی گئی اور آخر میں ایک ایسا بھی وقت آیا کہ جانور ایک ہی کوشش میں دروازہ کھولنے کے عادی ہو گئے۔ اس سے پتا چلا کہ لگاتار کوشش اور غلطی کے بعد سیکھنا ممکن ہو جاتا ہے۔

## انکشاف کے ذریعہ سیکھنا
LEARNING THROUGH INSIGHT

اس نظریہ کو نظریہ گیسٹالٹ بھی کہتے ہیں۔ گیسٹالٹ کے معنی ہیں شکل یا Shape ہیں۔ **ولف گینگ** نے چمپانجی پر تجربات کئے۔ اس نے بھوکے چمپانجی کو پنجرے میں بند کر کے اونچائی پر کیلے رکھ دئے۔ چمپانجی نے کیلے حاصل کرنے کی غرض سے پنجرے میں اچھل کود شروع کی مگر اونچائی زیادہ ہونے کی وجہ سے کامیابی نہ ملی اور وہ تھک کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد پنجرے میں ایک ڈنڈا رکھا گیا تو چمپانجی نے ڈنڈے کی مدد سے کیلے گرا دئے۔ اسی طرح اسی تجربہ میں ایک کی بجائے دو چھوٹے ڈنڈے رکھے گئے تو چمپانجی نے دونوں ڈنڈوں کو

جوڑ کر ایک لمبا ڈنڈا بنانا سیکھ لیا اور کیلے حاصل کئے۔ ان تجربات سے حسبِ ذیل نتیجے نکالے گئے۔

1۔ **دشواریوں کا حل ایک انکشاف** (Insight)، (یعنی ذہن میں اچانک حل آ جانا) کے ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۔ یہ انکشاف مختلف چیزوں کے باہمی تعلقات پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ کسی بیرونی اثر کا جوابی عمل نہیں ہوتا ہے۔

ان نظریات میں حسبِ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ **تغیّر پذیر تعلّق قائم کرکے سیکھنے** کا عمل دراصل جوابی حرکت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کا ربطِ تخیّل (Association) ہوتا ہے۔ جوابی حرکات میں زمانی (Time) اور مکانی (Place) مماثلت ہوتی ہے۔

۲۔ کوشش اور غلطی کے نظریہ میں ضرورت، مقصد اور انعام وغیرہ پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ان ہی پر کامیابی کا دارومدار ہوتا ہے۔

۳۔ **انکشاف کے نظریہ** میں چیزوں کے باہمی تعلّق کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے جو کہ ایک انکشاف کے طور پر معلوم ہوتی ہے۔ اسی کے ذریعہ انسان سیکھتا ہے۔

۴۔ **نظریہ کوشش اور غلطی اور نظریہ انکشاف** میں خود کام کرنا اور اس کی ضرورت محسوس کرنا بہت اہم ہیں۔

## دشواریوں کے حل کے ذریعہ سیکھنا

LEARNING THROUGH PROBLEM SOLVING

دشواریوں کا حل ایک دماغی عمل ہے۔اس عمل کے ذریعہ انسان سیکھتا ہے۔ یہ صورت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی کام میں کوئی دشواری یا رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

دشواری کے حل میں مندرجہ ذیل مدارج پائے جاتے ہیں۔

۱۔ دشواری کا محسوس ہونا۔ ۲۔ دشواری کا تعیّن ۔

۳۔ حل کی تلاش۔ ۴۔ عارضی حل۔

۵۔ عارضی حل کی جانچ اور نتائج ۔

## تدریس اور اکتساب کے عمل پر اثر انداز ہونے والے عناصر

FACTORS AFFECTING THE TEACHING LEARNING PROCESS

تدریس اور اکتساب کے عمل پر اثر انداز ہونے والے عناصر کو چار حصوّں میں تقسیم کر کے سمجھا جا سکتا ہے۔

### (الف) سیکھنے والے سے متعلّق عناصر

سیکھنے والے سے متعلّق عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سیکھنے والے کی جسمانی صحت(Physical health)

۲۔ سیکھنے والے کی ذہنی قابلیت(Mental ability)

۳۔ سیکھنے کا رجحان (Attitude)

۴۔ خوشگوار ماحول (Environment)

۵۔ سیکھنے والے کا تجسّس (curiosity)

۶۔ مستقبل کی زندگی کی فکر اور پلاننگ (Future planning)

۷۔ سیکھنے کی خواہش اور شوق (Interest)

۸۔ ریاضی اور اعداد و شمار کی قابلیت (mathematical & statistical ability)

۹۔ لسانی قابلی (verbal & lingual ability)

## (ب) مدرس سے متعلّق عناصر

مدرس سے متعلّق عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مدرس کی جسمانی صحت اور بناوٹ

۲۔ مدرس کی ذہنی قابلیت

۳۔ مدرس کی تعلیمی قابلیت (Educational qualification)

۴۔ درجہ کے انتظام کا اصلوب (Class management skill)

۵۔ درس و تدریس کے طریقوں پر مہارت (Teaching methods skill)

۶۔ مدرس اور طالبِ علم کے مابین ہونے والے لفظی اور غیر لفظی اشارات کی مہارت- (verbal & non verbal activities between teacher & students)

۷۔ حوصلہ بڑھانے کا ہنر (Effective use of motivation)

۸۔ بات سمجھانے کا ہنر (Skill of expression)

۹۔ تدریس میں حصّہ داری (Participation in teaching)

۱۰۔ درجہ میں آنے والی دشواریوں اوران کے حل کی جانکاری

۱۱۔ استاد کی ذمّہ داری (Responsibility of teacher)

۱۲۔ مدرس کی تدریسی قابلیت (Teaching capability of teacher)

۱۳۔ ہدایت اوراصلاح دینے کی مہارت

۱۴۔ تدریس کی خواہش اورشوق کا معیار (Interest level of teaching)

## (ج) تدریس اوراکتساب کے عمل سے متعلّق عناصر

تدریس اوراکتساب کے عمل سے متعلّق عناصرمندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مدرس کے محرکات اورعوامل

۲۔ طالبِ علم کے محرّکات اورعوامل

۳۔ طالبِ علم کے تجربات

۴۔ درجہ کے انتظام کا اسلوب

۵۔ طالبِ علم کی کمزوریاں اوران کا علاج

۶۔ درجہ کا ماحول خوشگوار بنانا

۷۔ کیااورکتنا سیکھا جارہا ہے یہ معلوم ہونا

۸۔ تدریس کے طریقہ کار(Teaching methods) اوراسلوب

۹۔ مدرس کی لفظی اورغیرلفظی حرکات وسکنات

## (د) مضمون (subject) سے متعلّق عناصر

مضمون سے متعلق عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مضمون کی نوعیت (Nature of subject)

۲۔ مضمون کے اعتبار سے اس کے مقاصد طے کرنا

۳۔ مضمون کوٹکڑوں میں بانٹنا، تدریس کے اعتبار سے

۴۔ تدریس کے طریقۂ کار کا انتخاب

۵۔ تدریس کے لئے منصوبۂ سبق بنانا

۶۔ تدریسی معاون اشیا اور درجہ کا نظم

## درس اور اکتساب کے مختلف تصوّرات

TEACHING LEARNING CONCEPTS

ہم یہ جانتے ہیں کہ سیکھنا اور سکھانا یعنی درس اور اکتساب یہ دونوں عمل ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔اس ضمن میں مختلف ماہرین کے تصورات درج ذیل ہیں۔

**Gram** کے مطابق۔تعلیم وتدریس کا مقصد سکھانا ہوتا ہے مگر کوئی شخص سیکھ ہی لے یہ ضروری بھی نہیں، مگر سیکھنے کے لئے سکھایا جانا یعنی عملِ تدریس لازمی ہے۔

**Clark** کے مطابق۔ تعلیم وہ ہے جو انسانی کردار اور اخلاق میں تبدیلی لاتی ہے۔

**B.S. Bloom** کے مطابق۔تعلیم کے عوامل، تدریسی طریقہ کار، گھر کا کام وغیرہ کا مقصد بچّے کے علم اور ذہنی صلاحیت میں اضافہ اور کردار کو بلند کرنا ہے۔ یہ اضافہ اور بدلاؤ ہی اکتساب ہے۔ان خیالات سے ظاہر ہوتا ہی کہ تدریس کے لئے سیکھنا ضروری عمل ہے۔

# درس اور اکتساب کے عمل میں تعلّق اور ربط کی ضرورت

TEACHING LEARNING CORELATION

۱۔ تدریسی عوامِل سیکھنے کے عمل پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

۲۔ تعلیم کے مخصوص اور بنیادی عوامل سیکھنا اور سکھانا ہیں اس لئے تعلیم کو موثر بنانے کے لئے سیکھنے اور سکھانے کے عمل میں باہمی ربط و تسلسل ہونا ضرور و ہے۔

۳۔ تدریس میں نفسیاتی طاقتوں کا استعمال موثر ثابت ہوسکتا ہے۔

۴۔ تعلیم با مقصد عمل ہے اس لئے تعلیم کے مقاصد طے کر کے خواہش اور ضرورت کے مطابق، طالب علم کے کردار میں تبدیلی ممکن ہے۔

۵۔ تدریس کے طریقہ کا انتخاب، تدریس کے مقاصد کے اعتبار سے کیا جا سکتا ہے۔

۶۔ اکتساب کے اصولوں کی مدد سے ہی سکھانے کے اصول طے کئے جا سکتے ہیں۔

۷۔ تدریس میں سمعی اور بصری معاون اشیاء کا استعمال مقاصد کے حصول کے اعتبار سے کیا جا سکتا ہے۔

# سیکھنے کا عمل
LEARNING

ماہرِ نفسیات کے مطابق سیکھنا ایک ذہنی عمل ہے جو زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ انسان نہ صرف تعلیمی اداروں بلکہ اپنے گھر، سماج، رسم ورواج، مذہب، دوستوں، ساتھیوں، سنیما اور پڑوس وغیرہ یعنی ہر وقت، ہر، چیز اور ہر جگہ سے کچھ نہ کچھ مسلسل سیکھتا رہتا ہے اور اپنے کردار میں مختلف تبدیلیوں کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھتا جاتا ہے۔

# سیکھنے کے معنی

سیکھنا دراصل تجربہ کے ذریعہ اپنے کردار میں تبدیلی کرنا ہے۔مختلف ماہرنفسیات کی نظر میں سیکھنے کی تعریفیں درج ذیل ہیں۔

**کرو اینڈ کرو**۔سیکھنا عادتوں،علم اور جانکاریوں کا حصول ہے۔

**گیٹس**۔سیکھنا تجربہ اور مشق کے ذریعہ کردار میں تبدیلی لانا ہے۔

**وڈورتھ**۔نئے علم اور نئی سرگرمیوں کو حاصل کرنے کا عمل، سیکھنے کا عمل ہے۔

# سیکھنے کی خصوصیات

Yokum & Simpson نے سیکھنے کی مندرجہ ذیل خصوصیات بتائی ہیں۔

**ا۔سیکھنا۔نیا کام کرنا ہے۔** وڈورتھ کے الفاظ میں 'سیکھنا نیا کام کرنا بھی ہے جبکہ وہ کام پھر سے کیا جائے اور نئے حالات میں بھی کیا جائے۔'

**۲۔سیکھنا۔تحقیق کرنا ہے۔**سیکھنا اس بات کی تحقیق کرنا ہے جسے ایک انسان جاننا چاہتا ہے۔

**۳۔سیکھنا۔تجربات کا مجموعہ ہے۔**سیکھنا نئے اور پرانے تجربات کا مجموعہ ہے۔انسان زندگی میں کئی باتیں سیکھتا ہے اور اپنے تجربات کو ذہن میں جمع کرتا رہتا ہے جو اس کی زندگی میں الگ الگ مواقع پر اس کے کام آتے ہیں۔

**۴۔سیکھنے کا عمل تا زندگی چلتا ہے۔** سیکھنے کا عمل پیدائش سے لے کر موت تک چلتا ہے۔

**۵۔سیکھنا با مقصد عمل ہے۔**سیکھنا ایک با مقصد عمل ہے۔مقصد کے فقدان میں سیکھنا ناکام ہوتا ہے۔مرسیل کے مطابق سیکھنے کے لئے محرّک اور مقاصد نہایت ضروری ہیں۔ان کے بنا ناکامی یقینی ہے۔

**۶۔سیکھنا تبدیلی ہے۔** انسان اپنے اور دوسروں کے تجربات سے سیکھ کر اپنے اخلاق، کردار، خیالات، خواہشات وغیرہ میں تبدیلی کرتا ہے۔گلفورڈ کے مطابق 'سیکھنا کردار کی بدولت کردار میں بدلاؤ ہے۔'

**۷۔سیکھنا سمجھداری کا عمل ہے۔**اسی بات کو آسانی اور تیزی سے سیکھا جا سکتا ہے جس میں عقل اور دماغ کا استعمال ہوتا ہے۔بنا سوچے سمجھے کسی بات کو سیکھنے کی کوشش ناکام ہوتی ہے۔

**۸۔سیکھنا تحریکی عمل ہے۔** سیکھنا تبھی ممکن ہے جب سیکھنے والا سیکھنے کے عمل میں حصہّ لیتا ہے۔اسی لئے ڈالٹن پلان، پروجیکٹ میتھڈ وغیرہ جدید تدریسی نظام بچےّ کی محرّکات پر زور دیتے ہیں۔

**۹۔سیکھنا ترقّی ہے۔** انسان روزانہ کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے جس سے اس کی جسمانی اور دماغی ترقّی ہوتی ہے۔

**۱۰۔سیکھنا شخصی اور سماجی عمل ہے۔** سیکھنا شخصی کام کے ساتھ ساتھ سماجی عمل بھی ہے۔کسی بھی سماجی ماحول کے فقدان میں سیکھنے کا عمل نہیں ہو سکتا ہے۔

**۱۱۔ سیکھنا ماحول سے موافقت ہے۔** سیکھ کر ہی انسان اپنے آپ کو ماحول کے مطابق ڈھال پاتا ہے۔

**۱۲۔ سیکھنے پر ماحول کا اثر ہوتا ہے۔** انسان کا تعلق جیسے ماحول سے ہوتا ہے وہ ویسی ہی باتیں سیکھتا ہے۔

## سیکھنے کے عمل کو متاثّر کرنے والے عناصر

FACTORS AFFECTING LEARNING PROCESS

**۱۔ محرّکات ۔** محرّکات بچوں کو سیکھنے کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔ اس لئے تعلیم کو موثّر بنانے کے لئے تعریف، انعام اور مقابلہ جیسے محرّکات کا استعمال کیا جانا چاہئے۔

**۲۔ تعلیمی اسباق کی اہمیت ۔** مشکل اور بے مقصد اسباق کے بجائے آسان اور با مقصد اسباق، 'سہل سے مشکل کی اور' کے اصول پر مبنی اسباق سیکھنے کے عمل میں موثّر ہوتے ہیں۔

**۳۔ استاد۔** استاد کی شخصیت اور صلاحیتیں، پڑھانے کی خواہش، کوشش اور جدّ و جہد کا معیار بھی سیکھنے کے عمل پر اثر ڈالتا ہے۔

**۴۔ تدریسی طریقہ کار۔** تدریسی طریقہ کار کا صحیح چناؤ اور موثّر استعمال بھی اہم ہے۔

**۵۔ بچّوں کی جسمانی اور دماغی صحت ۔** جو بچّے جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہوتے ہیں وہ سیکھنے کے عمل میں دلچسپی لیتے ہیں اور تیزی سے سیکھتے ہیں۔

**۶۔ سیکھنے کا ماحول ۔** درجہ کا نفسیاتی ماحول، درجہ میں بچوں کی تعداد، شور گل، درجہ کا انتظام، ڈسپلن، بچّوں کے باہمی تعلقات، استاد اور بچّوں کا باہمی رشتہ اور رابطہ وغیرہ کا سیکھنے کے عمل پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

**۷۔ سیکھنے کا طریقہ۔** سیکھنے کا طریقہ جتنا آسان اور مزے دار ہو گا سیکھنا اتنا ہی آسان اور موثّر ہو گا۔ کھیل کھیل میں سیکھنا، کر کے سیکھنا وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

**۸۔ سیکھنے کا وقت اور تکان۔** وقت بھی سیکھنے کے عمل کو متاثّر کرتا ہے۔ جیسے صبح کے وقت بچّے تازہ دم ہوتے ہیں اور سیکھنے کی طرف رغبت اور شوق زیادہ ہوتا ہے جبکہ آہستہ آہستہ دن گزرنے کے ساتھ ساتھ تازگی میں کمی اور تکان میں اضافہ کی وجہ سے، سیکھنے کا شوق اور رغبت کم ہوتی جاتی ہے۔

**۹۔ سیکھنے کی خواہش۔** سیکھنے والے کی سیکھنے کی خواہش کا سیدھا اثر سیکھنے پر پڑتا ہے۔

چوتھا باب

# ذہنی تندرستی کا تصوّر

CONCEPT OF MENTAL HEALTH

۱۹۰۰ء میں **کلفورڈ بیئرس** اور **اڈولف میئر** نے اس کی شروعات کی جس کا مقصد ذہنی مریضوں کے اسپتال میں زیرِ علاج، ذہنی مریضوں کی، علاج اور معالجے میں مدد کرنا تھا۔ جدید دور میں ذہنی بیماری سے بچنے کے یہ اصول عام صحت مند انسانوں کے لئے بھی فائدہ منداور اثر دار ہو گئے ہیں۔

## ذہنی تندرستی کے معنی

MEANING OF MENTAL HEALTH

لینڈل کے مطابق 'ذہنی تندرستی کا مطلب ہے حقیقت کی بنیاد پر ماحول سے تال میل بٹھانے کی قابلیت' کپّوسوامی کے مطابق 'ذہنی تندرستی کا مطلب ہے زندگی کے شب و روز میں خواہشات، جذبات اور احساسات کو متوازن رکھنے کی قابلیت'

## ذہنی طور پر تندرست شخص کی خصوصیات

ذہنی طور پر تندرست شخص کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ **جذبات اور خواہشات کے اظہار کی صلاحیت۔** ذہنی طور پر متوازن شخص اپنے جذبات، خیالات اور خواہشات کا صحیح وقت پر، صحیح طریقہ سے اظہار کرتا ہے۔ ان جذبات کو اگر باہر نہ نکالا جائے اور انہیں دبایا جائے تو یہ ذہنی صحت کے لئے مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔

**۲۔ تال میل۔** انسان کی قابلیت اوراس کے ذریعہ اپنے لئے طے کئے گئے مقاصد میں ہمیشہ کشمکش چلتی رہتی ہے۔اگر اِس شخص کو اسکی قابلیت کے مطابق ، زندگی میں مقام حاصل نہیں ہوتا تو یہ حالت ذہنی تندرستی کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور انسان ذہنی تناؤ، نیند کی کمی، چڑ چڑاپن اور مایوسی جیسی ذہنی بیماریوں کا شکار ہوسکتا ہے۔

**۳۔ عام مقاصد کا حصول۔** انسان کی وراثتی خصوصیات اور ماحول کے ذریعہ حاصل خصوصیات میں تال میل ہونا اوران کا ایک ہی مقصد کے حصول کے لئے کام کرنا ذہنی تندرستی کے لئے ضروری ہے۔جیسے اگر کوئی شخص وراثتی طور پر ذہین ہے مگر ماحول کے اعتبار سے اسے تعلیم حاصل نہیں ہو پاتی ہے اوراس کا ذہنی مقصد، یعنی اعلیٰ تعلیم کا حصول پورا نہیں ہوتا ہے تو یہ اس کی ذہنی تندرستی کے لئے مضر ہے۔

ذہنی تندرستی کے اصول یکساں طور پر سبھی اشخاص پر لاگو نہیں کئے جا سکتے۔ایسا انسان جو اپنی شخصیت کی خصوصیات اور محرّکات کو زندگی کے طے کردہ مقاصد حاصل کرنے کی طرف راغب کرتا ہے، ایسے شخص کو ذہنی طور پر تندرست شخص کہا جا سکتا ہے۔

## ذہنی طور پر تندرست شخص کی خصوصیات
## [دانشوروں کی نظر میں]

**(الف). ہرلاک کے مطابق۔**

۱۔ صحیح مقاصد کا تعیّن کرنا جو عمر اور قابلیت کے مطابق ہیں۔

۲۔ ذمّہ داری کا احساس

۳۔ خیالات اور جذبات کا صحیح اظہار

۴۔ دوسروں سے تعلّق پیدا کرنے کی صلاحیت

**(ب)۔ کارل روزر کے مطابق۔**

۱۔ جذبات کوموصول کرنا اور سمجھنا۔

۲۔ خوداعتمادی اور خوداحتسابی۔

۳۔ لگاتار سیکھتے رہنا۔

۴۔ نئے خیالات کو ماننا اور ان کی عزّت کرنا۔

۵۔ آزادانہ طور پر فیصلہ لینے کی قابلیت۔

۶۔ نئی سوچ اور نیا کرنے کی صلاحیت۔

**(ج)۔ ایرِکسن کے مطابق۔**

۱۔ خود پر اور دوسروں پر یقین کرنا۔

۲۔ خود پر کنٹرول کرنے کی صلاحیت۔

۳۔ ذمّہ داری اٹھانے کی صلاحیت۔

۴۔ محنت، مشقّت اور مقابلہ کرنے کی صلاحیت۔

۵۔ خود کی پہچان ہونا۔

۶۔ دوسروں کے ساتھ تعلقاّت قائم کرنے کی صلاحیت۔

۷۔ دوسروں کی کامیابی میں مددگار بننا۔

۸۔ غرور نہ ہونا بلکہ اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کا علم ہونا۔

# ذہنی صحت سائنس

MENTAL HEALTH SCIENCE

ذہنی صحت سائنس وہ علم ہے جو ذہنی صحت کو بنائے رکھنے، ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کو روکنے اور ان کو ٹھیک کرنے کے طریقہ بتاتا ہے۔

**اسکنر۔** 'ذہنی صحت سائنس کا تعلق زیادہ صحت مند انسانی تعلقات پیدا کرنے سے ہے۔'

**کرو اینڈ کرو۔** ' ذہنی صحت وہ سائینس ہے جسکا تعلق انسانی فلاح سے ہے جو انسانی تعلقات کے سب پہلوؤں پر اثر ڈالتا ہے۔'

**ڈریور۔** ' ذہنی صحت سائنس کا مطلب ہے ذہنی صحت کے اصولوں کی کھوج کرنا اور اِس کے تحفّظ کی کوشش کرنا۔'

## ذہنی صحت سائنس کے پہلو

ASPECTS OF MENTAL HEALTH

اسکنر کے مطابق ذہنی صحت سائنس کے پہلو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ **مثبت (positive) پہلو۔** شروعاتی دور میں ہی بیماریوں کی کھوج کرنا، ذہنی بیماریوں کی روک تھام کرنا اور سماج کے زیادہ سے زیادہ انسانوں کی صحت مند زندگی کا انتظام کرنا۔

۲۔ **منفی (negetive) پہلو۔** صرف ذہنی بیماروں کو زیادہ توجّہ دینا اور ان کا علاج کر کے انہیں سماج کے لائق بنانا۔

دوسرے دانشوروں کے مطابق ذہنی صحت سائنس کے پہلو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ **علاج کے پہلو**۔ ذہنی بیماریوں کے علاج کے طریقے معلوم کرنا۔

۲۔ **روک تھام کے پہلو**۔ ذہنی بیماریوں کی روک تھام کے طریقے بتانا۔

۳۔ **حفاظتی پہلو**۔ ذہنی توازن بنائے رکھنے کے طریقے بتانا۔

## طالبِ علم اور استاد کی ذہنی صحت کی ضرورت

تعلیمی مقاصد کو پورا کرنے، ایک اچھے، تندرست انسان اور سماج کی تشکیل کرنے کے لئے بچّے اور استاد، دونوں کی ذہنی صحت اچّھی ہونا لازمی شرط ہے۔

## بچّوں کی ذہنی صحت میں رکاوٹ ڈالنے والے جزو

بچّوں کی ذہنی صحت پر اثر انداز ہونے والے جزو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ **جسمانی کمیاں**۔ جسمانی کمیاں، خواہ وہ کسی بھی طرح کی ہوں، بچّے میں احساسِ کمتری پیدا کرتی ہیں اور اس کی ذہنی نشونما پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ یہ کمیاں قد، رنگ، شکل و صورت، قدرتی یا بیماری کی وجہ سے جسم کے کسی حصہّ میں کوئی کمی بیشی جیسے پولیو وغیرہ ہوسکتی ہیں۔

۲۔ **خاندان کا اثر**۔

**(الف)۔ خاندانی خانہ جنگی**۔ گھر میں ماں باپ کے لڑائی جھگڑے خصوصی طور پر بچّوں کی ذہنی صحت پر اثر ڈالتے ہیں۔

**(ب)۔ ماں باپ کی عادت اوراخلاق۔** بچّوں سے زیادہ محبت اورلاڈ پیار یا بچّوں کی بالکل ان دیکھی، ماں باپ کا الگ رہنا، بچّوں کوضرورت سے زیادہ آزادی دینا یا بالکل اپنے اوپرمنحصر کردیناوغیرہ کا بچّوں کی نشونما پر گہرااثر پڑتا ہے۔

**(ج)۔ ماں باپ کا الگ الگ رہنا۔** ماں باپ کا الگاؤ، بچّے میں ذہنی تناؤ اور چڑچڑاپن پیدا کرتا ہے۔

**(د)۔ غریبی۔**غریب خاندان سے تعلق رکھنےوالے بچّوں کی شخصیت سخت اورغصّیل ہو جاتی ہے۔ان میں خودکوکمترسمجھنےاورڈر کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں۔خوداعتمادی کم ہوجاتی ہے۔

**(ح)۔ خاندان میں ڈسپلن۔** زیادہ ڈانٹ پھٹکار سے بچّوں میں خوداعتمادی کم ہوجاتی ہے۔

**۳۔ وراثت کا اثر ۔** بچّہ وراثت میں ذہنی کمزوری، ذہنی بیماری اورعصبی نظام (nervous system) سے متعلق بیماریاں پاتا ہےاورسماج سے تال میل بٹھانے میں خودکوقاصرپاتا ہے۔

**۴۔ درس گاہ یااسکول کا اثر۔** درس گاہ کےتعلق سے درجِ ذیل چیزیں ذہنی نشونما میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔

**(الف)۔ امتحانات کاطریقہ۔**امتحانات کاطریقہ اگردرست نہیں ہےتو یہ بچوں کی ذہنی صحت کے لئےمضر ہے۔

**(ب)۔ مدرسہ کاماحول۔**اگرمدرسہ میں بچّوں کی شخصیت اورجذبات کااحترام نہیں کیا

جاتا ہے تو یہ بچّے کی ذہنی صحت کے لئے مضر ہے۔

**(ج)۔ درجہ کا ماحول۔** درجہ میں صحیح نظم وضبط کا فقدان، استاد کے پڑھانے کا طریقہ، استاد کا بچّوں کے ساتھ غلط رویّہ بچّے کی ذہنی صحت بگاڑ سکتے ہیں۔

**(د)۔ نصاب۔** نصاب اگر بچّوں کی عمر، ذہن اور دلچسپی کے خلاف ہو تو یہ بچّہ کی ذہنی نشونما کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

**(ح)۔ تدریسی طریقہ کار۔** تقلیدی، پرانے اور غیر نفسیاتی تدریسی طریقہ کار بچّے کو علم حاصل کرنے میں معاون نہیں ہوتے جس سے بچہ مایوس ہو کر ذہنی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

**(و)۔ مدرس کا اخلاق اور کردار۔** مدرس کا ڈر، سزا کا خوف، مدرس کی نا اہلی، بچّوں سے غلط برتاؤ وغیرہ بچّے کو ذہنی بیمار بنا سکتے ہیں۔

**۵۔ سماج کا اثر۔** سماج کے جھگڑے، اونچ۔نیچ، بھید۔بھاؤ، امیری۔غریبی، آپسی لڑائیاں اور سیاست وغیرہ کا اثر بچّے کی ذہنی نشونما پر پڑتا ہے۔

# استاد کی ذہنی صحت

MENTAL HEALTH OF TEACHER

## استاد کی ذہنی صحت میں رکاوٹ ڈالنے والے عناصر

۱۔ کام کی زیادتی اور تدریس کے علاوہ دوسرے کاموں کی ذمّہ داری

۲۔ نوکری جانے کا خطرہ

۳۔ تدریسی معاون اشیا کا فقدان

۴۔ سماج میں کمتر حالت

۵۔ ذہنی بیمار بچّوں سے سابقہ

۶۔ مدرسّین کے آپسی اختلافات

۷۔ دلچسپی کی کمی

۸۔ تنخواہ کم ہونا یا وقت پر نہ ملنا

## استاد کی ذہنی صحت ٹھیک رکھنے والے عناصر

۱۔ غیر تدریسی کاموں پر روک

۲۔ نوکری محفوظ ہونا

۳۔ تدریسی معاون اشیا کی موجودگی

۴۔ سماج میں اچھی حالت

۵۔ ذہنی تندرست بچّوں سے سابقہ

۶۔ مدرسّین کے آپسی اختلافات کا فقدان

۷۔ دلچسپی کا ہونا

۸۔ تنخواہ معقول ہونا اور وقت پر ملنا

# توازن

ADJUSTMENT

اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے انسان دنیا میں یا تو ماحول کو اپنے مطابق بنا لیتا ہے یا خود کو ماحول کے مطابق بدل لیتا ہے یہ تبدیلی ہی دراصل توازن Adjustment کہلاتی ہے۔ یہ توازن انسان اپنی قابلیت اور طاقت کے مطابق کرتا ہے۔ گیٹس کے مطابق ' توازن ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی اور اپنے ماحول کے بیچ تال میل بٹھانے کے لئے کردار اور شخصیت میں ترمیم اور بدلاؤ کرتا رہتا ہے۔

# مایوسی

FRUSTRATION

جب انسان اپنی خواہشات یا مقاصد کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو پاتا ہے تو وہ مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ مایوسی ذہنی کشمکش کی ایک حالت ہے جو انسان کی ضرورت یا خواہش کے پورا نہ ہونے پر پیدا ہوتی ہے۔

**گڈ**۔ مایوسی ایسی ذہنی حالت ہے جو کسی ضرورت یا خواہش کے راستے میں رکاوٹ آ جانے پر پیدا ہوتی ہے۔

**کولسینک** ۔ مایوسی اس ضرورت کے پوری ہونے یا مقصد کے حاصل ہونے میں رکاوٹ کے آنے سے، پیدا ہونے والی حالت ہے۔

## مایوسی کی اقسام

DIFFRENT KINDS OF FRUSTRATIONS

**باہری یا بیرونی مایوسی۔** جب کوئی باہری رکاوٹ، مقصد کے حصول میں حائل ہوتی ہے تب اسے بیرونی مایوسی کہتے ہیں۔

**اندرونی مایوسی۔** یہ مایوسی اس رکاوٹ کی وجہ سے ہوتی ہے جو انسان کے اندر ہوتی ہے۔

## مایوسی اور مزاج

مایوسی کی حالت میں انسان 4 طرح سے پیش آتا ہے۔

۱۔ وہ حملہ آور بن جاتا ہے۔

۲۔ وہ ہتھیار ڈال دیتا ہے۔

۳۔ کچھ وقت کے لئے اکیلا رہنے لگتا ہے۔

۴۔ کسی بیماری میں مبتلا ہونے کا خیال کرنے لگتا ہے۔

## مایوسی کی وجوہات

مایوسی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

**۱۔ جسمانی کمی۔** جسمانی کمی کی وجہ سے انسان میں مایوسی آجاتی ہے۔

**۲۔ سماجی ماحول۔** سماج کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی، انسان کو کئی فیصلے لینے پڑتے ہیں جو اس کی خواہشات، مقاصد، اصول اور مزاج کے خلاف ہوتے ہیں اس کی وجہ سے بھی انسان مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

۳۔ **مخالف خواہشات ۔** انسان کے ذہن و دِل میں دو مخالف خواہشات پیدا ہو جاتی ہیں ۔ظاہر ہے اس میں سے بیک وقت ایک ہی خواہش پوری ہو سکتی ہے اور ادھوری خواہش مایوسی کی وجہ بن سکتی ہے۔

۴۔ **دوسرے انسان ۔** کبھی کبھی انسان کی خواہشات یا مقاصد کے حصول میں دوسرے انسان رکاوٹ بنتے ہیں جس سے بھی مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ **پیسے کی کمی ۔** پیسے کی کمی انسانی مقاصد یا خواہشات کے حصول میں آڑے آتی ہے تو مایوسی کا سبب بنتی ہیں۔

۶۔ **قدرتی آفات ۔** باڑھ، زلزلہ، طوفان جیسی قدرتی آفات سے انسانوں کی فصل، مکان یا بیوی بچّوں اور رشتہ داروں کی اموات بھی مایوسی کا سبب بنتی ہے۔

# تصادم (ٹکراؤ)

CONFLICT

انسان کو کئی بار وقت کی کمی، کام کی زیادتی، فیصلہ لینے، ایک مقصد کے پورا ہوتے ہی دوسرے مقصد کو حاصل کرنے میں کئی پریشانیاں آتی ہیں جس سے ذہن میں تصادم یا ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے۔تصادم کے معنی ہیں 'مخالف خیالات، خواہشات، اور مقاصد کا تصادم'۔ تصادم کی حالت میں انسان میں ایک ذہنی تناؤ پیدا ہوتا ہے اور اس شخص کا ذہنی سکون ختم ہوجاتا ہے۔ یہ تناؤ زیادہ بڑھ جانے پر انسان کی فیصلہ لینے کی قوّت و صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔

تصادم کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں جیسے دو انسانوں کے بیچ تصادم، انسان اور اس کے ماحول کے بیچ تصادم، خاندانی تصادم، انسان کا اندرونی تصادم جو انسان کے خیالات، نظریات، مقاصد اور خواہشات کے مابین ہوسکتا ہے۔

تصادم کی بنیاد کسی نظریہ، خیال، خواہش اور مقصد کا صحیح اور غلط ہونا ہوتا ہے۔کرو اینڈ کرو کے مطابق' تصادم اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان کو اپنے ماحول میں ایسی طاقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اس کے حقوق اور خواہشات کے خلاف کارفرماں ہوتی ہے۔

## تصادم سے بچنے کی تراکیب

۱۔ بچوں کو مخالف حالات سے بچنے اور ان سے مقابلہ کرنے کی ٹریننگ دینی چاہئے۔

۲۔ بچّوں کے سامنے تصادم پیدا کرنے والی پریشانیاں نہیں آنے دینی چاہئے۔

۳۔ بچّوں کی صلاحیتوں کو کسی صحیح مقصد کے حصول کے لئے لگا دینا چاہئے تا کہ ان کے ذہن تصادم کا شکار نہ ہونے پائیں۔

۴۔ گھر اور مدرسہ کا ماحول ذہنی تناؤ سے خالی ہونا چاہئے۔

# ذہانت

INTELLIGENCE

ذہانت کا لفظ ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں بڑی کثرت سے سنتے ہیں یہ لفظ جتنا عام ہے اس لفظ کی تعریف اور اس کی تشریح اتنی ہی مشکل ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام ماہرین تعلیم اور ماہرین نفسیات ابھی تک ذہانت کی مکمّل تعریف اور تشریح پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ماہر نفسیات نے ذہانت کی جو تعریفیں بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

**رائے برن۔** ' ذہانت وہ طاقت ہے جو ہمیں پریشانیوں کا حل نکالنے اور مقاصد کو حاصل کرنے کی طاقت دیتی ہے'۔

**پنٹر۔** ' زندگی میں نئے ماحول سے تال میل کرنے کی صلاحیت ہی ذہانت ہے'۔

**وڈورتھ۔** ' ذہانت کام کرنے کا طریقہ ہے'۔

**ٹرمن۔** ' ذہانت، نئے خیالات کے بارے میں سوچنے کی قابلیت ہے۔

**وُڈس۔** ' ذہانت،علم سیکھنے کی قابلیت ہے۔

## ذہانت کی خصوصیات

ذہانت کی خصوصیات درجِ ذیل ہیں۔

۱۔ تجربہ سے فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت

۲۔ سیکھنے کی قابلیت

۳۔ تعلقات کو سمجھنے کی قابلیت

۴۔ نیا سوچنے کی قابلیت

۵۔ اپنے ماحول سے تال میل بٹھانے کی قابلیت

۶۔ مشکل حل کرنے کی قابلیت

۷۔ ذہانت پیدائشی ہوتی ہے

۸۔ اچّھے، برے، سچ اور جھوٹ، اخلاقی اور غیر اخلاقی میں فرق کرنے کی سمجھ دیتی ہے

۹۔ ذہانت پر ماحول اور ورثے کا اثر ہوتا ہے

۱۰۔ ذہانت کا عمل انسان کے دماغ کی ساخت کا تابع ہے۔ ذہانت کے تمام افعال دماغ کے ذریعہ ہی عمل میں آتے ہیں۔

## ذہانت کے متعلّق مختلف نظریات

### ۱۔ یک عامل نظریہ (UNIFACTOR THEORY)

اس نظریہ کے مطابق ذہانت ایک مخصوص صلاحیت کا نام ہے جو ہر قسم کے مسائل اور حالات کا، کامیابی سے حل تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ہر کام کرنے میں ہمیں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ذہانت ایک اعلیٰ قسم کی صلاحیت ہے جو کسی بھی کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے ضروری ہے۔

### ۲۔ کثیر العامل نظریہ (MULTIFACTOR THEORY)

تھارن ڈائک کے مطابق ذہانت کسی ایک مخصوص صلاہیت کا نام نہ ہو کر یہ مختلف قسم کی صلاحیتوں کے مرکّب کا نام ہے۔ جن مختلف صلاحیتوں کو ملا کر ہم ذہانت کہتے ہیں، یہ ایک دوسرے سے آزاد اور علیٰحدہ حیثیت رکھتی ہیں۔

## ۳۔ مجمع العامل نظریہ (GROUP FACTOR THEORY)

ٹامسن اور دیگر ماہر نفسیات کے نظریہ کے مطابق ذہانت، چھوٹی چھوٹی صلاحیتوں کے گروپوں کا مجموعہ ہے۔ ہر شخص میں مختلف صلاحیتوں کے چھوٹے چھوٹے گروپ پائے جاتے ہیں۔ ایک آدمی ایک گروپ سے متعلق کاموں میں اچھا ہوسکتا ہے اور دوسرے میں کم ،لیکن ایک ہی گروپ میں پائی جانے والی صلاحیتوں سے متعلق کاموں میں وہ آدمی تقریباً یکساں طور پر اچھا یا برا ہوگا۔

## ۴۔ ذو عامل نظریہ (TWO FACTOR THEORY)

اس نظریہ کو اسپیر مین نے پیش کیا اس کے مطابق ، ذہانت کے دو عوامل (FACTROS) ہیں۔ ایک عام ذہانت یا (GENERAL INTELLIGENCE) **'G'** اور دوسری مخصوص ذہانت یا(SPECIFIC INTELLIGENCE) **'S'** ہے۔

اسپیر مین کے نظریہ کے مطابق ہر انسان میں ایک عام ذہانت یا **'G'** عامل پایا جاتا ہے جو مختلف عام ذہانت کے کاموں میں شامل ہوتا ہے۔اس کے علاوہ انسان کے اندر مختلف مخصوص صلاحیتیں یا مخصوص ذہانت کا عامل **'S'** مختلف مقدار میں پایا جاتا ہے۔مثلاً ایک شخص میں کئی مخصوص صلاحیتیں پائی جاتی ہیں جیسے مصوری کی، گانا گانے کی، تقریر کرنے کی مگر کسی شخص میں گانے کی صلاحیت زیادہ ہوگی تو کسی میں مصوری کی یا تقریر کرنے کی۔ اگر ان مخصوص صلاحیتوں کو **'S1','S2','S3'** کے نام دئے جائیں تو اس شخص کی مجموعی ذہانت، اس کی عام ذہانت **'G'** اور مخصوص ذہانت **'S1','S2','S3'** کا مجموعہ ہوگی۔

## ذہانت کے عوامل

تھرسٹن نے اپنی تحقیقت کی بنیاد پر بتایا کہ، ذہانت میں کئی بنیادی ذہنی صلاحیتیں شامل ہیں۔ یہ صلاحیتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ حساب کرنے کی صلاحیت

۲۔ لسانی صلاحیت

۳۔ الفاظ کا مطلب سمجھنے کی صلاحیت

۴۔ یاد کرنے کی صلاحیت

۵۔ فرق کرنے کی صلاحیت

۶۔ چیزوں کے باہمی تعلق کو سمجھنا

۷۔ منطقی استدلال

## ذہانت کی پیمائش

MEASUREMENT OF INTELLIGENCE

شروعاتی ادوار میں ذہانت کی پیمائش کسی شخص کے سر کے سائز کی بنیاد پر کی جاتی تھی یعنی جتنا بڑا سر اتنی زیادہ ذہانت۔ ۱۹۰۴ء میں فرانس کے وزیر تعلیم نے ماہر نفسیات کا ایک کمیشن مقرر کیا، یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مدارس میں تعلیم میں پس ماندہ طالب علموں کی اس پس ماندگی کی کیا وجوہات ہیں۔ کارل پیرسن اور بینے نے اپنے 12 سال کے تجربات کی بنیاد پر حسب ذیل نظریات اور ذہانت کی پیمائش کرنے کے لئے سوالات کے سیٹ تیار کئے۔

# بنے کا ذہانتی پیمائش کا اصول

بنے کے مطابق ہر شخص کی ایک طبعی عمر ہوتی ہے اور ایک ذہنی عمر۔ اس نے مختلف عمر کے بچّوں کی ذہنی عمر کے مطابق سوالات کے سیٹ تیّار کئے جن کی مدد سے کسی شخص کی ذہنی عمر کا اندازہ اور اس کی ذہانت کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی طبعی عمر سے کم عمر کے شخص کے سوالات کے سیٹ کے جوابات نہیں دے پاتا تو اس کا ذہن کمزور ہے اور اگر وہ اپنی عمر سے بڑی عمر کے سوالات کے جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ ذہانت کے اعتبار سے بہت تیز ہے۔

بنے کے بعد ٹرمین نے اپنے ملک کے ماحول کو پیش نظر رکھتے ہوئے بنے کے امتحانی سوالات میں ضروری ترمیم کی اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ٹرمین کے ان سوالات کو ''اسٹین فورڈ رویزن'' کہتے ہیں۔

ہندوستان میں رائس ( کرسچین کالج، لاہور) نے پنجابی بچوں کے لئے 35 سوالات پر مشتمل سوالنامہ مرتب کیا اور اسے ''بنے کا ہندوستانی آزمائش نامہ'' کہا۔

اس کے بعد اترّ پردیش میں لجّا شنکر جھا، پرنسپل اساتذہ کالج، بنارس یونی ورسٹی، نے ہندی اور اردو میں اس طرح کے آزمائش نامے بنانے کی کوشش کی۔ جھا، کی ذہنی آزمائش کے سوالات کے تین پرچے ہیں اور ہر پرچہ 6 سوالات پر مشتمل ہے۔ کل عرصہ امتحان ڈیڑھ گھنٹہ ہے۔ ان کے بعد وی بی جھنگرن، بنارس یونی ورسٹی، نے اوٹس آزمائش نامہ کو ترمیم کر کے اس کو 75 سوالات میں ترتیب دیا جس کے لئے صرف نصف گھنٹہ کا وقت مقرر کیا گیا۔ ان حضرات کے علاوہ ایم وی گوپال سوامی، بھاٹیا، اور ایس ایس جلوٹا کے نام بھی اس ضمن میں قابل ذکر ہیں۔

## ٹرمین کی ذہانتی خارج قسمت (مقسوم ذہانت)

(INTELLIGENCE QUOTIENT = I.Q.)

ٹرمین نے بینے کے سوالات کے امتحان سے حاصل کردہ ذہنی عمر کو اصلی عمر سے تقسیم کر دیا اور خارج قسمت کو 100 سے ضرب دیا اور حاصل ضرب کا نام اس نے ''ذہنی خارج قسمت'' (INTELLIGENCE QUOTIENT = I.Q.) رکھا۔

| ذہنی خارج قسمت | ذہانت کا معیار |
|---|---|
| صفر سے ۶۰ تک | احمق |
| ۷۰ سے کم | ناقص العقل |
| ۸۰ سے کم | کند ذہن اور غبی |
| ۹۰ سے کم | صرف غبی |
| ۱۰۰ سے ۱۱۰ تک | معمولی ذہین |
| ۱۱۰ سے ۱۲۰ تک | زیادہ ذہین |
| ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک | بہت زیادہ ذہین |
| ۱۴۰ سے ۱۸۰ تک | غیر معمولی ذہین |

# ذہانتی آزمائش ناموں کی اقسام

TYPES OF NTELLIGENCE TESTS

ذہانتی آزمائش ناموں کو ہم حسب ذیل مختلف قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

## ۱۔ اجتمائی اور انفرادی آزمائش نامے :

جب بہت سے افراد کی ذہانت کے بارے میں کم وقت میں پتہ لگانا ہوتا ہے تو اجتمائی آزمائش ناموں کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ کسی شخص کی انفارادی ذہانت کی جانچ کے لئے انفرادی آزمائش ناموں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

## ۲۔ تحریری اور غیر تحریری آزمائش نامے :

تعلیم یافتہ لوگوں کی ذہانت کی پیمائش کے لئے تحریری آزمائش ناموں کا استعمال کیا جاتا ہے۔تحریری آزمائش نامے سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ان میں مختلف قسم کے سوالات، مختلف صلاحیتوں کو جانچنے کے لئے شامل کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ سوالات جن چیزوں کو جانچتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) متضاد بتانا (۲) مفہوم سمجھنا (۳) مترادفات بتانا (۴) ایک نوعیت کی چیزوں کو پہچانا (۵) استدلال سے کام لینا (۶) ہدایتوں پر صحیح عمل کرنا

غیر تعلیم یافتہ افراد اور چھوٹے بچوں وغیرہ کے لئے ایسے آزمائش نامے تیّار کئے جاتے ہیں۔ ان میں الفاظ اور ہندسوں کے استعمال کی بجائے مختلف شکلیں، تصاویر یا ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔غیر تحریری آزمائش نامے کئی طرح کے ہو سکتے ہیں ان میں سے خاص خاص یہ ہیں۔

## ۱۔فارم بورڈ آزمائش نامہ:

اس طرح کے آزمائش ناموں میں لکڑی کے تختے میں کئی طرح کی شکلیں کٹی ہوئی ہوتی ہیں اور ساتھ میں ین ہی کٹی ہوئی شکلوں کے ڈیزائن دئے جاتے ہیں۔صحیح ڈیزائن کو خالی جگہ میں لگانا ہوتا ہے۔وقت اور غلطیوں کی تعداد سے ذہانت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔گوڈرڈ کا فارم بورڈ ٹیسٹ اس کی مثال ہے۔

## ۲۔ تصویر مکمّل کرنا :

کسی تصویر کے چند حصّے کاٹ کر الگ کر دئے جاتے ہیں اور آزمائش کے دوران انہیں مقررہ جگہ پر لگانا ہوتا۔وقت اور غلطیوں کی تعداد سے ذہانت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔

## ۳۔ تصویر بنانا :

برِٹ اور گُڈ اینف نے ذہانت ناپنے کا یہ طریقہ استعمال کیا کہ بچے سے انسانی تصویر بنانے کو کہا جاتا ہے۔بچے کی بنائی اس تصویر کی خامیوں اور خوبیوں کی مدد سے بچے کی ذہانت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔

## ۴۔ متفرق آزمائش نامے

الک زینڈر پاسلانگ کا ڈیزائن ٹیسٹ یعنی تصویر کو ترتیب دینا، بلاکس کی مدد سے ڈیزائن بنانا وغیرہ دیگر آزمائش نامے ہیں۔

# تعلیمی و حرفتی رہنمائی

EDUCATIONAL & VOCATIONAL GUIDANCE

جدید دور میں تعلیم صرف اطلاع دینے کا ذریعہ نہیں رہ گئی ہے بلکہ تعلیم پہلے سے طے کئے گئے مقاصد کے حصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔تعلیم کا مقصد طالب علم میں رویہ، دلچسپی، تنقیدی فکر، استعداد، کام اور مطالعہ کی صلاحیت اور ذاتی معاشرتی تطابق کی نشو نما ہے۔اسی لئے مختلف نوعیت کے نفسیاتی تجربوں، آزمائش ناموں، مشاہدوں اور مطالعاتِ فرد کی تعداد بڑھتی جارہی ہیں تاکہ طلبا کی ان صلاحیتوں کا پتہ لگایا جاسکے جوان کی مستقبل کی زندگی اور حرفتوں کی نشاندہی کرسکیں۔ اب معلومات کے ذریعہ طلبا کی پوشیدہ صفات کی تربیت اور صحیح رخ پر ان کی تعلیم و تربیت کا کام آسان اور کارگر ہوسکتا ہے۔

استاد طالب علم کی رہنمائی تین طریقوں سے کرتا ہے جو درج ذیل ہیں۔

## تعلیمی رہنمائی (EDUCATIONAL GUIDANCE)

طالب علم کی قابلیت، صلاحیتوں اور انفرادی ضروریات کو مدمقابل رکھ کر تعلیم کے میدان میں اس کی رہنمائی کرنا تعلیمی رہنمائی کہلاتا ہے۔ مدرسہ میں داخلے کے وقت رہنمائی کرنا، مستقبل کی تعلیم کے بارے میں رہنمائی کرنا، سیکھنے کے جدید عمل کی طرف رہنمائی کرنا، موضوع کے انتخاب میں رہنمائی کرنا اس ضمن میں آتے ہیں۔

## حرفتی رہنمائی (VOCATIONAL GUIDANCE)

حرفتی رہنمائی کے ذریعہ ہم طالب علم کو اس کی تعلیم و تربیت کے دور میں ہی بتا سکتے ہیں کہ اسے آئندہ زندگی میں کیا بننا ہے اور تعلیم کے ایک خاص مرحلے کے طے ہونے کے

بعد ہی ہم اسے اس کی صلاحیت سے مطابقت رکھنے والی حرفت (VOCATION) میں ٹریننگ حاصل کرنے کی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔

کم مقسوم ذہانت والے طالب علم کو سائنس یا میڈیکل کی تعلیم کا مشورہ نہ دیا جائے۔ توانا اور مضبوط جسم والے طالب علم جو اپنے ہاتھ کا استعمال بہت کم کرتے ہوں دفائی اور فوجی پیشوں کے لئے زیادہ موزوں ہوں گے۔ اس طرح طالب علم کو غلط تعلیم اور صلاحیتوں کے ضیاع (WASTAGE) سے محفوظ رکھا جا سکے گا۔

پانچواں باب

# سن بلوغ میں تدریس کی حکمتِ عملی

INSTRUCTIONAL STRATEGIES FOR ADOLESCENT LEARNER

## خبر رسائی (communication) کی مہارتیں اور تعلیم و تدریس میں ان کا استعمال

قدیم دور میں خبر برسائی کے لئے صرف خط و کتابت کا سہارا تھا مگر جدید دور میں خبر رسائی کے نئے طریقے ایجاد کئے گئے اور خبر رسائی کو نہ صرف تیز تر بنا دیا گیا بلکہ اسے پہلے سے زیادہ موثر بنا دیا گیا۔ اب مراسلہ کے لئے خط و کتابت کی جگہ ای میل، وائس کال، ویڈیو کال اور ویب چیٹ نے لے لی ہے۔

خبر رسائی کے ان جدید طریقوں اور آلات نے صرف مراسلے کو ہی متاثر نہیں کیا بلکہ اس نے ہماری زندگی کے مختلف شعبہ میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ موبائل، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور دیگر ملٹی میڈیا آلات کے ذریعہ آجکل تجارت، طباعت، زراعت اور تعلیم و تدریس کا کام بھی کیا جارہا ہے۔

تعلیم و تدریس کے میدان میں خبر رسائی اور اس کے آلات مثلاً سی ڈی، ڈی وی ڈی، پروجیکٹر، ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کا استعمال تدریس کو موثّر بنانے کے لئے کیا جانے لگا ہے۔

## کثیر الوسیط (Multimedia) کا تدریس میں استعمال

کثیر الوسیط سے وہ تمام آلات مراد ہیں جو آوازوں، تصاویر، ویڈیو اور ڈاٹا (مفروضات) کو ریکارڈ کرنے، ان میں تبدیلی کرنے اور ضرورت کے وقت انہیں واپس دوبارہ پیش کرنے میں معاون ہوتے ہیں مثلاً کمپیوٹر، پروجیکٹر، ڈی وی ڈی پلییئر، ٹیلی ویزن اور سمعی بصری اشیا کو نشر کرنے والے دیگر آلات۔

کثیر الوسیط کا استعمال جب تعلیم و تدریس کے مقاصد کے حصول اور تدریس کو موثّر بنانے میں کیا جاتا ہے تو اسے "کثیر الوسیط کی مدد سے تدریس" یعنی (Multimedia Approach) کہا جاتا ہے۔

## کثیر الوسیط کی مدد سے تدریس کا طریقہ کار

۱۔ سب سے پہلے مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔
۲۔ پڑھائے جانے والے مواد کا تعین کیا جاتا ہے۔
۳۔ تدریس کے طریقہ کار کا تعین کیا جاتا ہے۔
۴۔ تدریس میں معاون کثیر الوسیط اشیا اور آلات کا تعین کیا جاتا ہے۔
۵۔ اندازِ قدر (Evaluation) کے طریقوں کا تعین کیا جاتا ہے۔
۶۔ تدریس کے دوران، طالب علموں کی ترغیب، محرّکات اور رہنمائی کے طریقہ کار طے کئے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں NCERT نے کثیر الوسیط کا استعمال سرکاری ملازمت شدہ اساتذہ کی تربیت اور فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی رہنمائی کے لئے شروع کیا ہے۔اس کام کے لئے دوردرشن اور ریڈیو کو منتخب کیا گیا ہے۔

## تعلیم وتدریس میں دوردرشن کا استعمال

جدید دور میں ایسے مصنوئی سیّارے خلا میں بھیجے جاتے ہیں جن کی مدد سے ٹیلی ویزن پر مختلف قسم کے پروگرام بیک وقت پوری دنیا میں نشر کئے جاتے ہیں۔ یہ سیّارے آسمان میں ۲۲۳۰۰ میلہ کی اونچائی پر خلا میں چکّر لگاتے رہتے ہیں۔ ۱۹۷۵ میں پہلی مرتبہ امریکہ کی مدد سے اس پروگرام کو شروع کیا گیا تھا۔ دوردرشن ہمارے ملک کا ایسا ہی قومی چینل ہے۔ دوردرشن کا تعلیم کے لئے استعمال بڑا ہی موثّر ثابت ہورہا ہے خصوصاً فاصلاتی تعلیم کے طلباء اس سے بڑی تعداد میں فیض اٹھارہے ہیں۔

SITE (Satellite instructed tele vision) کا استعمال سب سے پہلے آندھرا پردیش، بہار، کرناٹک، مدھیہ پردیش، اڑیسہ اور راجستھان میں کیا گیا۔ پروگراموں کو نشر کرنے کے لئے دوردرشن کے نشریات اسٹیشن اڑیسہ کے سمبل پور، کرناٹک میں گلبرگہ، آندھرا میں حیدرآباد، راجستھان میں جے پور، بہار میں مظفرپور اور مدھیہ پردیش میں رائے پور میں قائم کئے گئے ہیں۔

## دوردرشن کے استعمال کے مقاصد

۱۔ فاصلاتی تعلیم جیسے IGNOU اور NIOS کے طلباء کی تدریس اور رہنمائی کے لئے۔
۲۔ اجتمائی تعلیم کو موثّر بنانے کے لئے۔
۳۔ گاؤں دیہات کے طالب علموں کی رہنمائی اور مدد کے لئے۔
۴۔ عمر دراز اور کام کاجی لوگوں کی تدریس کے لئے۔

## دوردرشن کے استعمال کے فوائد

۱۔ اس کا استعمال درجہ کے اندر اور باہر دونوں جگہ ممکن ہے۔
۲۔ عوام کے ذہن میں تعلیم کی اہمیت پیدا کرنے میں۔
۳۔ مختلف موضوعات کے اسباق بنا کر ایک ساتھ نشر کئے جا سکتے ہیں۔
۴۔ تدریسی معاون شے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔
۵۔ طالب علم کو گھر بیٹھے سیکھنے کی آزادی ملتی ہے۔
۶۔ایک سے زیادہ اعضاء تحسس کے استعمال میں آنے کی وجہ سے تدریس موثّر ہوتی ہے۔
۷۔فاصلاتی تعلیم، اجتمائی تعلیم اور اوپن یونیورسٹیوں کے طالب علموں کی تدریس کے لئے۔
۸۔ ملازمت شدہ اساتذہ کے تربیتی پروگراموں میں۔

## سی سی ٹی وی کا استعمال ہدایت اور تدریس میں

کثیر الوسیط کے استعمال کا ایک طریقہ CCTV یعنی CLOSED CIRCUIT CAMERA ہے۔سی سی ٹی وی کے ذریعہ اجتمائی تعلیم و تدریس کا کام آسان اور موثّر ہو جاتا ہے۔
سی سی ٹی وی کا استعمال تدریس کے لئے ذیل میں درج طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔
۱۔ تربیتی اداروں میں نگرانی، انتظام اور ہدایات دینے کے لئے۔
۲۔ ایک سے زیادہ تعلیمی اداروں کے ماہرین کو ویڈیو کانفرینسنگ کے ذریعہ ایک جگہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے جہاں وہ کسی موضوع پر اظہار خیال کر سکتے ہیں۔

۳۔ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں زیر تعلیم طلباء کو آپریشن کی سیدھی تصاویر اور ویڈیو دکھا کر تدریس میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ ایک ہی موضوع کو ایک ساتھ ایک سے زیادہ درجات میں پڑھانے کے لئے۔

۵۔ ادارے کے مختلف شعبوں کا ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے میں۔

۶۔ ادارے میں نگرانی کرنے کے لئے۔

## سی سی ٹی وی کے استعمال کی کمیاں

۱۔ استاد اور طالب علم کا آمنے سامنے نہ ہونا تدریس میں ایک خامی ہے۔

۲۔ ایک طرفہ نظام ہونے سے طالب علم کی جانکاری میں تو اضافہ ہوتا ہے مگر اس کی باضابطہ تحرکی نشونما نہیں ہوتی۔

۳۔ تکنیک مہنگی ہے۔

۴۔ ایک طرفہ نظام ہونے سے طالب علم اپنی مشکلات کو حل کرنے کے لئے سوالات نہیں کر سکتے۔

## کمپیوٹر کے ذریعہ تعلیم و تدریس

تعلیم کے میدان میں، تعلیم و تدریس کے ہر شعبہ میں کمپیوٹر نے اپنی مخصوص جگہ بنا لی ہے۔ بطور استاد، بطور تدریسی معاون اشیاء، امتحان کے پرچے بنانے میں، کاپیاں جانچنے میں اور انداز قدر میں غرض ہر شعبہ میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

## تعلیمی اداروں میں کمپیوٹر کا استعمال

۱۔ درجات میں امدادی معاون شے کے طور پر۔

۲۔ امتحانات کے پرچے بنانے میں۔

۳۔ امتحانات کے نتیجے بنانے میں۔

۴۔ اسناد بنانے میں۔

۵۔ انتظامی امور جیسے ٹائم ٹیبل، ایڈمیشن، اندراج، فیس اور تنخواہ کا حساب رکھنے میں۔

۶۔ مختلف تعلیمی مواد کا ذخیرہ کرنے کے لئے۔

## تدریسی معاون اشیاء (توضیحات) اور تدریس میں ان کا استعمال

تدریسی مقاصد کے حد درجہ حصول، تدریس کو موثّر اور مسرت بخش بنانے اور موضوع کو رٹنے کے بجائے سمجھنے کی عادت کو پروان چڑھانے کے لئے استاد، درجہ میں تدریس کے دوران، جن مختلف امدادی اشیاء کا استعمال کرتا ہے انہیں تدریسی معاون اشیاء یا توضیحات کہتے ہیں۔ جیسے مختلف تصاویر کے چارٹ، ماڈل، فلیش کارڈز وغیرہ۔

## تدریسی معاون اشیاء کی اقسام

۱۔ سمعی معاون اشیاء جیسے ریڈیو، گراموفون، ٹیپ وغیرہ

۲۔ بصری معاون اشیاء جیسے چارٹ، تصاویر، پروجیکٹر وغیرہ

۳۔ سمعی وبصری معاون اشیاء جیسے ٹی وی، ڈی وی ڈی، سنیما وغیرہ

## تدریسی معاون اشیاء کے فوائد

۱۔ سبق یا موضوع کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔
۲۔ اکتساب کو موثّر بنایا جاسکتا ہے۔
۳۔ طلبا میں رٹنے کی عادت کو کم کیا جاسکتا ہے۔
۴۔ تدریس کو موثّر بنایا جاسکتا ہے۔
۵۔ تدریس کو سہل کیا جاسکتا ہے۔
۶۔ طالب علم کی موضوع میں دلچسپی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔
۷۔ تدریس کو مسرت بخش بنایا جاسکتا ہے۔

## تدریسی معاون اشیاء کے استعمال کی مہارتیں

۱۔ اتنی بڑی ہونی چاہئے کہ درجے کے سبھی طالب علم اسے باآسانی دیکھ سکیں۔
۲۔ تدریسی مقاصد کے حصول میں معاون ہونی چاہئے۔
۳۔ اشیاء کی موضوع سے مناسبت ہونی چاہئے۔
۴۔ بیکار اور غیر ضروری اشیاء کو درجہ سے ہٹا دینا چاہئے تا کہ طالب علموں کا دھیان نہ بھٹکے۔
۵۔ سمعی و بصری اشیاء طالب علموں کے ذہن میں تجسّس پیدا کرنے والی ہونی چاہئے۔
۶۔ اشیاء پر کشش اور طالب علموں کی عمر کے مطابق ہونی چاہئے۔

## تدریسی معاون اشیاء کی ضرورت کیوں اور کب

۱۔ جب کسی زندہ مخلوق کی نشونما کے مختلف مدارج دکھانے کی ضرورت ہو جیسے مکّھی اور مچّھر کی نشونما۔

۲۔ جب اشیاء بہت بڑی ہوں جیسے تاج محل، چھاپہ خانہ وغیرہ۔

۳۔ جب کوئی شے بہت چھوٹی ہو جیسے خلیہ، امیبا، بیکٹیریہ وغیرہ۔

۴۔ جب کوئی شہ دکھائی نہ دیتی ہو جیسے ایٹم، ہوا، وغیرہ۔

۵۔ جب کسی مخلوق کے جسم کے اندرونی حصّوں اور ان کے کام کے طریقہ کار کو دکھانا ہو جیسے انسانی دل اور اس کے کام کرنے کا طریقہ۔

۶۔ جب چیزیں دستیاب نہ ہوں جیسے قدیم سکّے، ہتھیار وغیرہ۔

۷۔ قدیم رسم و رواج یا غیر ملکی رسم و رواج کو دکھانے کے لئے۔

## تدریسی معاون اشیاء کے استعمال کے اصول

۱۔ تدریسی معاون اشیا کا استعمال درجہ میں تین طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

(ا) **تمہید میں:** بچوں کے ذہن میں تجسّس پیدا کر کے، سبق میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے۔

(ب) **تدریس کے دوران** : سبق کی مشکل باتوں کی وضاحت کے لئے

(ج) **اعادہ سبق کے وقت** : اعادہ سبق اور تجزیہ اکتساب کے لئے۔

۲۔ تدریسی معاون اشیا سے سبق کی وضاحت کرتے وقت، اشیا سے متعلق کچھ سوالات ضرور کئے جانے چاہئے۔

۳۔ تدریسی معاون اشیا مختلف اقسام کی ہونی چاہیے۔
۴۔ اشیاء کو درجہ میں مناسب جگہ رکھ کر استعمال کرنا چاہیے۔
۵۔ سبق سے مماثلت رکھنے والی اشیاء کا ہی استعمال کرنا چاہیے۔
٦۔ ضرورت سے زیادہ اشیاء کا استعمال، اشیاء کا تاثر ختم کر دیتا ہے۔
ے۔ اشیاء کا کام ختم ہوتے ہی انہیں درجہ سے ہٹا دینا چاہیے تا کہ طلبہ کا دھیان سبق سے نہ ہٹے۔

# تدریسی حکمت عملی

TEACHING STRATEGY

تدریسی حکمت عملی کا مطلب ہے تعلیم و تدریس سے متعلق تمام اجزا جیسے تدریسی مواد، تدریسی طریقہ کار، تدریسی مقاصد، طالب علموں کی ذہنی حالت، خواہشات، دلچسپی اور لیاقت وغیرہ کی موثّر منصوبہ بندی کرنا۔

# تدریسی حکمتیں

TEACHING TECTICS

تدریس کو موثّر بنانے اور مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جو باتیں معاون ہوتی ہیں انہیں تدریسی حکمتیں کہتے ہیں۔ استاد کی عادت و اخلاق اور اس کی شخصیت بھی مقاصد کے حصول میں مددگار ہوتے ہیں اس لئے یہ نکات بھی تدریسی حکمتوں میں شامل ہیں۔ تدریسی حکمتیں، تدریسی تراکیب کو موثّر طریقہ سے جاری و ساری کرنے میں معاون ہوتی ہیں۔

# تدریسی حکمت عملی کی قسمیں

تدریسی حکمت عملی کی دو قسمیں خاص ہیں۔

## ا۔ غیر جمہوری تدریسی حکمت عملی

NON DEMOCRATIC STRATEGY

ایسی تدریسی حکمت عملی جس میں استاد سبق سے متعلق تقریر کرتا ہے اور طالب علم سامعین کی طرح صرف سنتے ہیں غیر جمہوری تدریسی حکمت عملی کہلاتی ہیں۔ جیسے لیکچر کا طریقہ

## ۲۔ جمہوری تدریسی حکمت عملی

DEMOCRATIC STRATEGY

ایسی تدریسی حکمت عملی جس میں استاد اور طالب علم دونوں محرّک رہتے ہوئے درس واکتساب کا عمل کرتے ہیں جمہوری تدریسی حکمت عملی کہلاتی ہیں۔ ایسے تدریسی نظام میں طالب علم کو پورا اختیار ہوتا ہے کہ وہ استاد سے سبق سے متعلق سوالات کرے یا اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ جیسے سوال جواب کا طریقہ، تاریخی دریافت کا طریقہ، تحقیق کا طریقہ تدریس، اجتمائی مباحثہ وغیرہ۔

## تدریسی حکمت عملی اور تدریسی طریقہ کار کا تعین

تدریسی طریقہ کار کا تعین تدریسی مواد اور موضوع کی نوعیت کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر تین طرح کی ہوتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(الف) عملی طریقہ تدریس جیسے پروجیکٹ میتھڈ، تجرباتی طریقہ

(ب) بیانیہ طریقہ تدریس جیسے لیکچر، سوال جواب کا طریقہ

(ج) بصری طریقہ تدریس جیسے پریزینٹیشن یعنی تمثیل نمائی، معائنہ

## جدید تدریسی حکمت عملیاں

مسرت بخش تدریس مہیّا کرانے کے مقصد سے ان حکمت عملیوں کو ایجاد کیا گیا یہ درج ذیل ہیں۔

## (۱) اجتمائی (ٹولی) تدریس

اس کی شروعات ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء کے بیچ امریکہ میں ہوئی۔ ۱۹۵۵ء میں ہارورڈ یونی ورسٹی نے بھی اس طریقہ کو استعمال کیا۔ بعد میں جے۔فریمین نے برٹین میں اس کو آشکار کیا۔اجتمائی تدریس میں دو یا دو سے زیادہ، ایک ہی موضوع کے، مدرس درجہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے تدریسی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔اس تدریس میں ایک استاد رہنما کی حیثیت سے پوری اسمبلی کی تدریس کرتا ہے اور بقیہ مدرسین ، درمیان میں ، مختلف نکات کی وضاحت کرتے ہوئے تدریسی عمل کو آگے بڑھاتے ہیں۔

جب تمام مدرسین اور طلبا ایک ساتھ ایک ہی جگہ پر موجود ہوکر درس وتدریس میں حصہ لیتے ہیں تو اسے ''جنرل اسیمبلی سیشن'' کہتے ہیں۔اس سیشن کے بعد طالب علموں کے چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر پڑھے گئے موضوع پر بات چیت،سوال جواب اور بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔اس طرح کی محفلوں کو''اسمال اسیمبلی سیشن'' کہتے ہیں۔

### اجتمائی تدریس کی خصوصیات

(۱) ایک درجہ میں دو یا دو سے زیادہ استاد تدریس کی ذمّہ داری نبھاتے ہیں۔

(۲) منصوبہ تدریس، تدریسی طریقہ کار اور انداز قدر کا تعین، سبھی مدرس مل کر کرتے ہیں۔

(۳) ادارے کے پاس موجود تدریسی معاون اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) طلباء کی ضرورتوں، صلاحیتوں اور مشکلات کو ذہن میں رکھا جاتا ہے۔

(۵) ایک موضوع کے مختلف پہلوؤں کو مدرسین، مختلف انداز سے پیش کرتے ہیں۔

## اجتمائی تدریس کی اقسام

اجتمائی تدریس تین طرح کی ہوتی ہے۔

(الف) ایک ہی شعبہ کے مدرسوں کا اجتماع
(ب) ایک ہی ادارے کے مختلف شعبوں کے مدرسین کا اجتماع
(ج) مختلف اداروں کے ایک ہی شعبہ کے مدرسین کا اجتماع

## اجتمائی تدریس کا طریقہ کار

اجتمائی تدریس کے انتظام کے تین مراحل ہیں۔

### (ا) اجتمائی تدریس کی منصوبہ بندی

۱۔ اجتمائی تدریس کے مقاصد طے کرنا۔
۲۔ مقاصد کو طلبا کے اخلاقی بدلاؤ کی شکل میں تحریر کرنا۔
۳۔ طالب علم کے شروعاتی عادات و اخلاق کی نشاندہی کرنا۔
۴۔ پڑھائے جانے والے موضوع کے معاملے میں فیصلہ لینا۔
۵۔ اساتذہ کی قابلیت اور شوق کے مطابق ذمہّ داری کا تعین کرنا۔
۶۔ تدریس کو مختلف حصّوں میں بانٹ کر اس کا خاکہ بنانا۔
۷۔ تدریسی معاون اشیاء کا انتخاب
۸۔ تدریس کے بعد اندازِ قدر کے طریقے طے کرنا۔

## (۲) اجتمائی تدریس کا نظام

۱۔ طالب علم کی ضرورتوں اور مشکلات کے ساتھ ساتھ تدریس کے مقاصد کو ذہن میں رکھنا۔

۲۔ سابقہ معلومات کی جانچ کے لئے تمہیدی سوالات کئے جاتے ہیں۔

۳۔ ایک ماہر استاد کے ذریعہ تمہیدی لیکچر دیا جاتا ہے۔

۴۔ اساتذہ ، زبان اور الفاظ کے استعمال میں طالب علموں کی ذہنی نوعیت اور زبانی صلاحیتوں کو مدّمقابل رکھتے ہیں۔

۵۔ تمہیدی لیکچر کے بعد موضوع کے مشکل نکات کو دوسرے استاد وضاحت کے ساتھ آسان اور سہل الفاظ میں بیان کرتے ہیں جسے طالب علم اور ساتھی مدرسین بھی نوٹ کرتے ہیں۔

۶۔ تدریس کے دوران ہی طالب علموں کو درجہ میں ہی کرنے کے لئے کچھ عملی کام بھی دیا جاتا ہے۔

## (۳) اجتمائی تدریس کے نتائج کی جانچ

۱۔ اجتمائی تدریس کی افادیت کو جانچنے کے لئے طالب علموں کے مختلف طریقوں سے امتحانات لئے جاتے ہیں۔ان امتحانات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ طے کئے گئے مقاصد کا حصول کس حد تک ہوا ہے۔

۲۔ امتحانات کے پرچے موضوع کے ماہرین تیّار کرتے ہیں ۔ پرچہ کا ہر سوال کسی نہ کسی مقصد کے حصول کی جانچ کے لئے ہوتا ہے۔امتحانات زبانی،تحریری اور تجرباتی قسم کے ہو سکتے ہیں۔

۳۔ نتائج کی بنیاد پر طالب علم کی مشکلات اور کمزوریوں کے تعلق سے فیصلے لئے جاتے

ہیں۔

۴۔ نتائج کی بنیاد پر تدریس کی حکمت عملی، تدریسی طریقہ کار وغیرہ میں ضروری تبدیلی کی جاتی ہے تاکہ مقاصد کے حصول کو موثّر بنایا جاسکے۔

**اجتمائی تدریس کے فوائد**

۱۔ مشکلات کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے اور انکو حل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ طالب علموں کو موضوع کے مختلف پہلوؤں پر کھلی چرچا کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۳۔ مدرسین کی موضوع پر پکڑ اور بھی مضبوت ہو جاتی ہے۔

۴۔ طالب علموں کو موضوعات کے ماہرین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ اجتمائی تدریس میں درجہ کا ماحول جمہوریتی ہونے کی وجہ سے تدریس موثّر ہوتی ہے، باہمی تعلقّات مضبوط ہوتے ہیں۔

# انفرادی (شخصی) تدریس اور ہدایات

PERSONALISED SYSTEM OF INSTRUCTION

فریڈ ایس کیلر، جی سی سرمن اور سی ایم نوری اس طریقہ کے موجد ہیں (۱۹۶۵ء)۔

اس طریقہ کار میں تدریس کے دوران سبھی طلبا کو فرداً فرداً شخصی طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

انفرادی تدریس کی خصوصیات

۱۔ اس طریقہ کار میں سبھی طلباء کی انفرادی طور پر تدریس کی جاتی ہے اور ان کی شخصی ترقّی کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

۲۔ تدریس و اکتساب کی مشکلات کو شخصی سطح پر حل کیا جاتا ہے۔

۳۔ اس طریقہ میں کسی سبق یا موضوع پر سبھی طالب علموں کو مہارت حاصل ہو جانے کے بعد ہی اگلے سبق یا موضوع کی تدریس کی جاتی ہے۔

۴۔ اس طریقہ میں استاد طالب علم کو سیکھنے کا ماحول مہیّا کراتا ہے اور طالب علم خود کوشش کرتے ہوئے سیکھتا ہے۔

۵۔ تدریس کے ساتھ امتحان بھی لئے جاتے ہیں۔

۶۔ اس طریقہ تدریس میں ہر طالب علم اپنی ذہنی صلاہیت کے مطابق اپنی رفتار سے سیکھتا ہے انہیں ساتھی طلباء کی رفتار پر منحصر نہیں ہونا پڑتا ہے۔ اسے خود رفتاری (SELF PACING) کا طریقہ کہتے ہیں۔

۷۔ اس طریقہ میں تمام سمعی اور بصری معاون اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔

# تعلیمی کھیل کا طریقہ تدریس

EDUCATIONAL GAMES

تعلیمی کھیل کا طریقہ جدید تحقیقات کی بنیاد پر قائم کردہ طریقہ تدریس ہے۔اس کا مقصد مسرّت بخش تعلیم و تدریس ہے۔اس طریقہ میں طلبہ کو کھیل کھیل میں سیکھنے کے مواقع فراہم کرائے جاتے ہیں اور طلباء اپنے ذاتی تجربات کی بنیاد پر سیکھتا ہے اور اسی لئے اکتساب زیادہ موثّر ہوتا ہے۔

اس طریقہ کو ''کردار نبھانے کا طریقہ'' بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ ناٹک یا ڈرامہ کرنے جیسا طریقہ ہے۔اس طریقہ میں طالب علموں کو موضوع کے مواد کے اعتبار سے کردار ادا کرنے کے لئے دئے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تفاعل کرتے ہوئے طالب سیکھتے ہیں۔

## تعلیمی کھیل طریقہ تدریس کے مقاصد

۱۔ درجہ میں ایسا ماحول اور حالات پیدا کرنا جیسے حالات اور ماحول کا سامنا طالب علم اپنی ذاتی زندگی میں درجہ کا باہر کرتا ہے، تا کہ ان حالات میں اس کا ردِّعمل کیسا ہو یہ سکھایا جا سکے۔

۲۔ کسی تصادم کی حالت میں طالب علم کو کیا فیصلہ اور کس طرح فیصلہ لینا چاہئے اس کی تربیت دی جاتی ہے۔

۳۔ اخلاقی تقاضوں کی تعلیم اور انکی اہمیت کی تدریس کی جاتی ہے۔

## تعلیمی کھیل طریقہ تدریس کا طریقہ کار

۱۔ موضوع کے اعتبار سے ڈرامہ یا کھیل منعقد کرنا اور طلباء کے کرداروں کا تعین کرنا۔
۲۔ سکھائی جانے والی مہارتوں کا تعین اور اس کے مطابق تیّاری کرنا۔
۳۔ سرگرمی کا مشاہدہ کرنا اور اس کی تشخیص کرنا۔
۴۔ طالب علموں کو ترغیب دینا، صحیح عمل پر شاباشی اور غلط عمل پر رہنمائی کرنا۔

## تعلیمی کھیل طریقہ تدریس کی خصوصیات

۱۔ اس طریقہ تدریس کے کچھ اصول ہیں جن کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔
۲۔ اس طریقہ تدریس میں طالب علموں کو عملی طور پر کام کرنا پڑتا ہے۔
۳۔ کرداروں کا انتخاب اس طرح کیا جاتا ہے کہ طالب علوں کی اخلاقی تربیت کی جا سکے۔اس سے ان میں سماجی مشکلات کو حل کرنے کی صلاحیت کی نشونماء ہوتی ہے۔
۴۔ کردار نبھانے کے دوران ایسا ماحول اور حالات پیدا کئے جاتے ہیں جن میں طالب علموں کو فیصلے لینے پڑتے ہیں جس سے ان میں اس صلاحیت کی نشونماء ہوتی ہے۔

چھٹا باب

# اطلاع ومواصلات تکنیک اورفنِ تعلیم کاانضمام

# ICT PEDAGOGY INTEGRATION

## اطلاع ومواصلات تکنیک کاتصوّر

**CONCEPT OF ICT**

آئی سی ٹی یعنی اطلاع و مواصلات ایک اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے اطلاعات (INFORMATION) کو یکجا کرنا،محفوظ کرنا،ان میں ترمیم کرنااورانہیں ارصال کرنا۔یہ کام کمپیوٹراوردیگرملٹی میڈیا(کثیرالوسیط) آلات کی مدد سے کیاجاتا ہے۔ملٹی میڈیا آلات میں سی ڈی ، ڈی وی ڈی ڈسک اور پلییئر، ٹیلی ویژن ، ٹیپ اور پروجیکٹرغیرہ شامل ہیں ۔مواصلات (COMMUNICATION) سے مراد رابطہ قائم کرنے کی جدید تکنیک اور آلات ہیں جیسے ٹیلی فون،انٹرنیٹ اورموبائل وغیرہ۔

جدیددور میں اطلاع اورمواصلات کی اس تکنیک کا استعمال تدریس کوسہل اورموثّر بنانے میں کیا جانے لگاہے۔تعلیم وتدریس میں کمپیوٹر کا استعمال، درجہ میں تدریس کے لئے ملٹی میڈیا کا استعمال، پروجیکٹراوراسمارٹ بورڈ کے بعداب ٹبلیٹ اورموبائل کا تدریس میں استعمال اس کی مثالیں ہیں۔

# اطلاع ومواصلات تکنیک کی تعلیم وتدریس میں اہمیت

اس تکنیک کا تعلیم وتدریس میں چار طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ **اطلاع اور مواصلات ایک مقصد کے طور پر:** نصاب میں اطلاع اور مواصلات کی ایک موضوع کے طور پر تدریس کا اہتمام کرنا تا کہ طالب علم اپنی مستقبل کی زندگی میں اس تکنیک اور آلات کا موثّر طریقہ سے استعمال کرنا سیکھ سکیں۔ یہ بات اب کسی سے مخفی نہیں ہے کہ آئی سی ٹی اب ہماری زندگی کا اہم جز بن گئی ہے۔ اس لہٰذ سے اس کے استعمال کی مہارتیں طلباء میں پیدا کرنا اشد ضروری ہو گیا ہے۔

۲۔ **اطلاع اور مواصلات تدریسی معاون شہ کے طور پر :** آئی سی ٹی اور ملٹی میڈیا کا استعمال تدریس کو موثّر اور سہل بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، پروجیکٹر وغیرہ کا استعمال اس ضمن میں کیا جاتا ہے۔

۳۔ **اطلاع اور مواصلات تدریس کے ذریعہ کے طور پر :** جب آئی سی ٹی کے ذریعہ طالب علم سیکھتا ہے تو آئی سی ٹی مدرس کے طور پر کام کرتی ہے جیسے ریڈیو یا انٹرنیٹ کے ذریعہ نظم یا گنتی سیکھنا، مشکل الفاظ سمجھنا یا پروجیکٹ بنانا۔

۴۔ **اطلاع اور مواصلات کا استعمال انتظامی امور میں :** تعلیمی اداروں کے مختلف شعبہ جات میں، انتظامی امور میں آئی سی ٹی کا اہم کردار ہے۔ ادارے کا تمام انتظام مثلاً نظام الاوقات، امتحانات کے پرچے تیّار کرنا، رزلٹ بنانا، مارک شیٹ تیّار کرنا، داخلہ کا نظام، ٹی سی جاری کرنا، فیس کا نظام اور اساتذہ کی تنخواہ وغیرہ کا تمام نظام آئی سی ٹی کے مختلف آلات کے ذریعہ، خصوصاً کمپیوٹر کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

# ہارڈویئراورسافٹ ویئرکاتصوّر

(CONCEPT OF HARDWARE & SOFTWARE)

**ہارڈویئراورسافٹ ویئر :** کمپیوٹرکوموٹے طور پر دوحصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) ہارڈویئر (ب) سافٹ ویئر

**(الف) ہارڈ ویئر :** کمپیوٹر میں ہارڈ ویئر کا مطلب ان سبھی مادّی چیزوں سے ہوتا ہے جن کا یہ مرکّب ہوتا ہے یعنی کمپیوٹر کے ایسے حصّے جنہیں ہم چھو سکتے ہیں۔ یہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اِن پُٹ یوُنٹ ۲۔ آؤٹ پُٹ یوُنٹ ۳۔ سی پی یوُ

**(۱) اِن پُٹ یوُنٹ :** اِن پُٹ یوُنٹ میں وہ سبھی آلات اور مشینیں شامل ہیں جن کا استعمال اطلاعات ( ڈاٹا) کو کمپیوٹر میں ڈالنے کے لئے کیا جاتا ہے جیسے کی بورڈ، ماؤس، اسکینر، ویب کیمرا وغیرہ۔

**(۲) آؤٹ پُٹ یوُنٹ :** آؤٹ پُٹ یوُنٹ میں وہ سبھی آلات اور مشینیں شامل ہیں جن کا استعمال اطلاعات ( ڈاٹا) کو کمپیوٹر سے ، مختلف شکلوں ، میں واپس حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جیسے مانیٹر جس کے ذریعہ عبارت اور تصاویر کو اسکرین پر دیکھا جاسکتا ہے اور پرنٹر جس کے ذریعہ عبارت اور تصاویر کو کاغذ وغیرہ پر پرنٹ کی شکل میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ پرنٹر کئی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً لیزر پرنٹر، انک جیٹ پرنٹر، ڈاٹ میٹرکس پرنٹر وغیرہ

**(۳) سی پی یو** : سی پی یو کا مطلب ہوتا ہے ''سینٹرل پروسیسنگ یونٹ''۔ اسے کمپیوٹر کا دماغ بھی کہا جاتا ہے۔اس کے دو اہم حصّے ہوتے ہیں۔

اے ایل یو اور سی یو۔

اے ایل یو کا مطلب ہوتا ہے ''ارتھمٹکل اور لوجکل یونٹ''۔ ریاضی اور منطق سے متعلق حسابات اور فیصلے لینے کا کام یہ حصّہ ہی کرتا ہے۔جبکہ سی یو کا مطلب ہوتا ہے ''کنٹرول یونٹ''۔سی پی یو کے پورے انتظامات اوراس کی سبھی یونٹس کو کنٹرول کرنے اور سبھی حصّوں اوران کے افعال کے مابین تال میل قائم کرنے کا کام یہ کنٹرول یونٹ ہی کرتی ہے۔

**یادداشت ( میموری)** : کمپیوٹر میں دو طرح کی یادداشتیں ہوتی ہیں پہلی بنیادی یادداشت (پرائمری میموری) اور دوسری نمائندہ یادداشت (سیکنڈری میموری)۔

**ا۔ بنیادی یادداشت:** بنیادی یادداشت کمپیوٹر کی ایک بہت ہی اہم یادداشت ہے۔اسکی رفتار بہت تیز ہوتی ہے حالانکہ اسکی مقدار کم ہوتی ہے۔یہ سی پی یو سے سیدھے منسلک ہوتی ہے اور کمپیوٹر کو شروع کرنے (بوٹ ہونے) کے لئے ضروری ہوتی ہے۔یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔آر اے ایم یعنی ''رینڈم ایکسس میموری'' اور آر او ایم یعنی ''ریڈ اونلی میموری''۔

(ا) رینڈم ایکسس میموری کی اطلاعات (ڈاٹا) عارضی ہوتی ہیں جو پروگرام یا کمپیوٹر کو بند کرنے پر صاف ہوجاتی ہیں۔

(۲) ریڈ اونلی میموری جسے ''صرف پڑھی جاسکنے والی یادداشت'' کہتے ہیں۔یہ یادداشت پروگرام کی شکل میں ہمیشہ کمپیوٹر کے سی پی یو میں موجود رہتی اور کمپیوٹر کو شروع کرنے میں کام آتی ہے جسے بوٹ پروگرام کہتے ہیں جو کمپیوٹر کا بنیادی پروگرام ہوتا ہے۔اس میں کسی قسم کی ترمیم ممکن نہیں ہوتی ہے۔

**۲۔ نمائندہ یادداشت :** بنیادی یادداشت کمپیوٹر کا اہم جز ہے مگر اسکا عارضی اور کم مقدار میں ہونا اس کی سب سے بڑی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے نمائندہ یادداشت کی ضرورت محسوس کی گئی ۔ یہ یادداشت کثیر مقدار میں ہوتی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ اطلاعات کو محفوظ کیا جا سکے ساتھ ہی یہ عارضی بھی نہیں ہوتی اس لئے کمپیوٹر بند کرنے کے بعد بھی اطلاعات محفوظ رہتی ہیں۔ جیسے ہارڈ ڈسک ، سی ڈی، ڈی وی ڈی اور فلاپی ڈسک وغیرہ۔

**(ب) سافٹ ویئر :** کسی مشکل کے حل کے لئے کمپیوٹر کو دی جانے والی سلسلہ وار ہدایات کو کمپیوٹر پروگرام کہتے ہیں۔ جب چھوٹے چھوٹے پروگراموں کو جوڑ کر ایک بڑا پروگرام بنایا جاتا ہے تو اسے سافٹ ویئر کہتے ہیں۔ سافٹ ویئر دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ سسٹم سافٹ ویئر ۲۔ اپلیکیشن سافٹ ویئر

**۱۔ سسٹم سافٹ ویئر :** یہ بنیادی سافٹ ویئر پروگرام ہوتے ہیں جنکا کام کمپیوٹر کو چلانا اور اپلیکشن سافٹ ویئر کو ایک پلیٹفارم مہیّا کرانا ہوتا ہے۔ مختلف آپریٹنگ سافٹ ویئر جیسے ڈوس، ونڈوز، لنکس اور یوٹیلیٹی پروگرام اس زمرے میں آتے ہیں۔

**۲۔ اپلیکشن سافٹ ویئر :** ایسے سافٹ وئیر جو کسی مخصوص کام کو انجام دینے کے لئے بنائے جاتے ہیں اپلیکیشن سافٹ وئیر کہلاتے ہیں جیسے۔

| | |
|---|---|
| M.S. WORD | عبارت لکھنے کے لئے |
| TALLY | حساب کتاب کے لئے |
| CORAL | مختلف ڈیزائن بنانے میں |

## باضابطہ نظام

(SYSTEM APPROACH)

مختلف چھوٹے چھوٹے نظام یا یونٹس کو باضابطہ طریقہ سے جوڑ کر جو نظام تیّار کیا جاتا ہے اسے باضابطہ نظام یا سسٹم کہتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے نظام یا یونٹس کو'' سب سسٹم'' کہتے ہیں۔ ہر ایک ''سب سسٹم'' کا ایک مقصد ہوتا ہے اور سارے ''سب سسٹم'' سے مل کر بنے اس باضابطہ نظام کا ایک بنیادی مقصد ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے پورا نظام مل جل کر کام کرتا ہے۔

تعلیمی ادارہ ایک باضابطہ نظام کی اچھی مثال ہے۔ تعلیمی ادارے کا بنیادی مقصد طالب علموں کو اچھی تعلیم سے آراستہ کرنا ہوتا ہے مگر ادارے کو اچھی طرح سے چلانے کے لئے، ادارے کے اندر کئی دوسرے ''سب سسٹم'' یعنی چھوٹے نظام بھی ہوتے ہیں جیسے آفس کا نظام، درجات کا نظام، امتحانات کا نظام وغیرہ۔

## باضابطہ نظام طریقہ کار

باضابطہ نظام طریقہ کار میں سب سے پہلے مقاصد کا تعیّن کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مقاصد کے حصول میں معاون اشیاء کا تعیّن کیا جاتا ہے۔ موجود اشیاء اور مقاصد کو مدِّ مقابل رکھتے ہوئے ''سب سسٹم'' یعنی چھوٹے نظاموں کا تعیّن کیا جاتا ہے اور پھر باقاعدہ ایک باظابطہ نظام تیّار کیا جاتا ہے۔ اس نظام کا تجزیہ کیا جاتا اور اس میں پائی جانے والی خامیوں اور مقاصد کے حصول میں درپیش مشکلات کا ازالہ کیا جاتا ہے اور نظام میں ضروری تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ یہ سلسلہ تب تک چلتا ہے جب تک نقائص سے پاک ایک نظام حاصل نہیں ہو جاتا ہے یعنی ایک ایسا نظام جو مقاصد کے زیادہ سے زیادہ حصول میں معاون ہوتا ہے۔

# کمپیوٹر کی مدد سے اکتساب

COMPUTER ASSISTED LEARNING (CAL)

جب ہم کمپیوٹر کے تدریس میں استعمال کی بات کرتے ہیں تو دراصل اس سے ہماری مراد کمپیوٹر کے ساتھ ساتھ ان تکنیکوں اور آلات سے بھی ہوتی ہے جو جدید دور میں ایجاد کئے گئے ہیں اور جنہیں ہم کثیر الوسیط یعنی ملٹی میڈیا کہتے ہیں۔

کمپیوٹر کی مدد سے تدریس و اکتساب سے مراد وہ سبھی سافٹ وئیر اور پروگرام ہیں جو کسی خاص موضوع یا کسی خاص درجہ کے طالب علم کی تدریس کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں انٹرنیٹ کا استعمال بھی آتا ہے۔ انٹرنیٹ بھی تعلیم و تدریس میں معاون ثابت ہو رہا ہے۔ تعلیم و تدریس میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال تین طرح سے کیا جاتا ہے۔

۱۔ **ڈجٹل اکتساب** : کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر مختلف قسم کے تدریسی سافٹ وئیر موجود ہیں جن کے ذریعہ مشکل اسباق اور موضوعات کی تشریح موثّر انداز سے کی گئی ہوتی ہے۔ یہ سافٹ وئیر درجہ میں معاون اشیاء کے طور پر استعمال کئے جاسکتے ہیں اور طلباء ذاتی طور پر بھی ان کا ستعمال خود سیکھنے یا مشق کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

۲۔ **کمپیوٹر مواصلات کی مدد سے اکتساب** : کمپیوٹر اور انٹرنیٹ آجکل مواصلات کا کے بڑے موثّر ذرائع بن گئے ہیں۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر منحصر مواصلات کے کئی طریقے ہوتے ہیں جیسے ای میل، ویب چاٹ، ویڈیو کال، وائس کال، ویڈیو کانفرنسنگ وغیرہ ۔ مواصلات کے ان طریقوں کا استعمال بڑے موثّر طریقے سے تدریس و اکتساب میں کیا جا رہا ہے۔

مختلف موضوعات کے اسباق ریکارڈ کر کے انٹرنیٹ پر ڈالے جاتے ہیں جن کی مدد سے طلبا گھر بیٹھے سیکھتے ہیں، ویب چیٹ اور ویڈیو کال کا استعمال تدریس میں کیا جا رہا ہے۔ ویڈیو کانفرنسنگ کی مدد سے، مختلف موضوعات پر کانفرنس اور ورک شاپ منعقد کی جا رہی ہیں۔ فاصلاتی تعلیم میں انٹرنیٹ بڑا مفید ثابت ہوا ہے۔ طالب علموں کو داخلے، امتحانات اور نتائج کی جانکاری دینے میں اس کا استعمال اب عام ہو گیا ہے۔

۲۔ **کمپیوٹر کی مدد سے انداز قدر** : کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر ایسے بہت سے سافٹ ویئر موجود ہیں جو مختلف موضوعات سے متعلق جانکاریاں فراہم کراتے ہیں۔ یہ جانکاریاں اسباق کی شکل میں بھی ہو سکتی ہیں۔ ان اسباق کا مطالعہ کرنے کے بعد طالب علم اپنے علم میں ہوئے اضافہ کو جانچنے کے لئے، اسباق کے آخر میں دئے گئے معروضی سوالات کی مدد لے سکتا ہے۔ ان آن لائن یا آف لائن ٹیسٹ پیپرس کو حل کر کے طالب علم اپنے علم کی نوعیت کو جانچ سکتا ہے۔ صحیح جواب دینے پر مختلف قسم کی آوازوں اور تصاویر کے ذریعہ، طالب علم کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔

## تعلیم و تدریس میں کمپیوٹر کے دیگر استعمال

کمپیوٹر کی مدد سے رہنمائی COMPUTER ASSISTED INSTRUCTION - CAI

کمپیوٹر کی مدد سے اکتساب COMPUTER ASSISTED LEARNING - CAL

کمپیوٹر پر منحصر تعلیم COMPUTER BASED EDUCATION - CBE

کمپیوٹر پر منحصر رہنمائی COMPUTER BASED INSTRUCTION - CBI

کمپیوٹر کے زیر انتظام رہنمائی COMPUTER MANAGED INSTRUCTION CMI

# کمپیوٹر کی مدد سے رہنمائی

COMPUTER ASSISTED LEARNING - CAI

یہ ایک تکنیک ہے جس میں طالب علم خود مطالعہ کرتا ہے۔ یہ مطالعہ کمپیوٹر پر آن لائن یا آف لائن ہوسکتا ہے۔ اس مطالعہ کے لئے موضوع سے متعلق مواد ترتیب کے ساتھ ڈجیٹل شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ایک تفاعلی پرگرام (INTERACTIONAL) ہوتا ہے جس پر تعلیمی مواد پیش کرنے کے بعد، اکتساب کا تجزیہ بھی، کمپیوٹر پر ہی کیا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کی مدد سے رہنمائی میں کمپیوٹر کا استعمال درجات میں طالب علموں کی موثّر رہنمائی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے موضوع سے مناسبت رکھنے اور وضاحت کرنے والی تصاویر، چارٹ، ویڈیو، گراف، رپورٹس وغیرہ کو کمپیوٹر یا پروجیکٹر کی مدد سے درجہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

## کمپیوٹر کی مدد سے رہنمائی کے فوائد

۱۔ یہ ایک تفاعلی عمل ہے۔
۲۔ طالب علم کو اپنی رفتار سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔
۳۔ اچھے محرک کی طرح کام کرتا ہے۔
۴۔ مختلف زاویوں سے چیزوں کو دکھاتا ہے۔
۵۔ شرمیلے، کند دماغ اور سست طالب علموں کو بھی سیکھنے کے مواقع ملتے ہیں۔
۶۔ ہر طالب علم پر دھیان دیا جاتا ہے جس سے سیکھنے کی رفتار میں اضافہ ہوتا ہے۔
۷۔ درجہ کی تدریس موثّر اور مسرّت بخش ہوجاتی ہے۔
۸۔ مشکل موضوعات کی تفہیم آسان ہوجاتی ہے۔

# اطلاع ومواصلات کی تکنیک اور فنِ تعلیم کے مرکّب کو سہل کرنے والے عناصر

FACTORS FACILITATING ICT PEDAGOGY INTEGRATION

اطلاع اور مواصلات تکنیک نے جہاں طالب علموں کو سہولیتیں مہیّا کی ہیں وہیں مدریسین کو اپنی تدریس کو موثّر اور سہل بنانے کے مواقع فراہم کئے ہیں۔ اس تکنیک نے ملازمت شدہ اساتذہ کے تربیتی پروگراموں میں بھی سدھار کیا ہے اور اساتذہ کو دنیا کے دوسرے ممالک کے اساتذہ اوران ممالک میں تعلیم وتدریس میں ہونے والی تبدیلیوں سے بھی روشناس کرایا ہے۔

جدید دور میں آئی سی ٹی کا فنِ تعلیم میں بہت زیادہ استعمال ہونے لگا ہے۔

۱۔ آئی سی ٹی کے فنِ تعلیم میں موثّر استعمال کے لئے ضروری ہے کہ مدرسین، اس تکنیک کے استعمال کی ضرورت اور فادیت کو سمجھیں۔

۲۔ مدرسین کو اس تکنیک کا علم حاصل ہو۔

۳۔ مدرسین کو اس تکنیک کے استعمال کی تربیت دی جائے۔

۴۔ ملٹی میڈیا آلات کو چلانے کی مہارتیں مدرسین میں پیدا کی جائیں۔

۵۔ طلباء کو انٹرنیٹ کے استعمال کی تربیت دی جائے اور انہیں اس کے استعمال کی طرف راغب کرنے کی تدابیر کی جائے۔ جیسے جیسے آئی سی ٹی میں ترقّی ہورہی ہے، ملٹی میڈیا آلات اور انٹرنیٹ کی قیمتوں میں کمی آرہی ہے اور عوام میں اس کا استعمال عام ہورہا ہے۔ تعلیم و تدریس میں بھی ان کا استعمال کیا جارہا ہے۔